کابل میں نفاذِ شریعت مبارک ہو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲۸ جمادی الاول تا ۴ جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ — ۱۱ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۲۰

فتنہ قادیانیت اور پیامِ اقبالؒ

یا اللہ مدد

میں نے
اپنے آقا کا
بدلہ لے لیا

میانوالی
قادیانیت کی زد میں

نظامِ عدل و انصاف کی اہمیت ضرورت

قیمت: ۵ روپے

ایک ضروری اعلان وخوشخبری

ماہنامہ "لولاک" کے

کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ ہیں' پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنادیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا

○ —— گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا' جس کا ملکی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد' ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ء میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کردیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ —— حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات' آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہوگی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ —— فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہوئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہوگا۔ زرمبادلہ' ضخامت' مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جارہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ' علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵
شمارہ نمبر ۲۰

۲۸ جمادی الاول تا ۴ جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء

REGD. NO. SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن مینیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائنر
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

افغانستان میں نفاذ شریعت مبارک ۴
فتنہ قادیانیت اور پیام اقبال ۷
نظام عدل و انصاف کی اہمیت و ضرورت ۹
میانوالی قادیانیت کی زد میں ۱۳
میں نے اپنے آقا کا بدلہ لے لیا ۱۷
گستاخ رسول کی شرعی سزا ۱۸
قرب قیامت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام ۲۰
اخبار ختم نبوت ۲۲

قیمت ۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۴۰ ڈالر امریکی ○ یورپ اور افریقہ ۳۵ ڈالر امریکی
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۲۰ ڈالر امریکی
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے
سہ ماہی ۶۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122 _ 583486
فیکس 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۲ بیز رفتہ ٹاور ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افغانستان میں شریعت کا نفاذ

الحمدللہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی:

الحمدللہ: آج اس بوڑھے آسمان نے یہ منظر دیکھا کہ گزشتہ کئی سال سے روسی زیر تسلط خطہ افغانستان جو گوناگوں فتنوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ چند مخلص طلبہ کی جدوجہد کے نتیجہ میں نفاذ اسلام کے اعزاز سے سرفراز ہو چکا ہے۔ روزنامہ جنگ کراچی میں ہے:

کابل (ریڈیو ٹی وی رپورٹ رنمائندہ جنگ رائے ایف پی) طالبان نے افغانستان کے دارالحکومت کابل پر قبضے کے بعد اقتدار سنبھالنے کے لئے ۶ رکنی عبوری حکومت قائم کردی ہے جس کے قائم مقام سربراہ ملا محمد ربانی ہوں گے۔ ملک بھر میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کردیا گیا ہے۔ افغانستان کے سابق صدر ڈاکٹر نجیب اللہ اور ان کے بھائی شاہ پور احمد زئی کو اقوام متحدہ کے دفتر سے نکال کر آریانہ اسکوائر میں سرعام پھانسی دے دی گئی۔ پروفیسر ربانی ‘گل بدین حکمت یار اور احمد شاہ مسعود کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ تاہم وائس آف جرمنی کے مطابق بتایا گیا ہے کہ صدر ربانی اور وزیر اعظم حکمت یار فرار ہو کر شمال میں جبل السراج چلے گئے ہیں جس پر ربانی کے حلیف احمد شاہ مسعود کا کنٹرول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ دارالحکومت عارضی طور پر جبل السراج منتقل کردیا گیا ہے اور کابینہ کا اجلاس یہیں ہوگا۔ طالبان نے اعلان کیا ہے کہ اگر سرکاری فوجی ہتھیار ڈال دیں تو انہیں عام معافی دے دی جائے گی۔ طالبان کے سربراہ ملا محمد عمر نے ایک بیان میں ان افغان باشندوں پر ‘جو لڑائی کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر چلے گئے تھے’ زور دیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کو واپس آجائیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ لوگوں کو جان و مال کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا ملا محمد عمر نے بیرون ملک کام کرنے والے تمام افغان سفیروں کو معطل کردیا ہے۔ انہوں نے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے ہاں افغانستان کی املاک کا تحفظ کریں اور کابل میں طالبان کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیں۔ نئی حکومت نے افغانستان میں سفارتی مشیروں اور ان کے عملے کو مکمل تحفظ کا یقین دلایا ہے۔ افغانستان کی سابق انتظامیہ کے نائب وزیر خارجہ عبدالرحیم غفور زئی نے تسلیم کیا ہے کہ ان کی حکومت کو شکست ہوگئی ہے اور طالبان نے دارالحکومت کابل پر کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق طالبان کو کابل پر قبضے کے دوران سرکاری فوج کی جانب سے کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور انہوں نے صدارتی محل پر قبضہ کرلیا .... قبل ازیں سرکاری افغان فوج نے واپس جاتے وقت شہر کے علاقے میں موجود اسلحہ اور گولہ بارود کے بہت بڑے ذخیرے کو آگ لگادی جس کے نتیجے میں کئی گھنٹے تک شہر دھماکوں سے لرزتا رہا۔ طالبان نے شہر میں داخل ہوتے ہی قومی ریڈیو اسٹیشن پر قبضہ کرلیا اور بعد ازاں ایک نشریئے میں طالبان کے ایک ترجمان نے کہا کہ اب افغانستان پر کسی واحد سیاسی گروپ کی حکومت کا دور ختم ہوگیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہماری تنظیم طالبان تمام افغان دھڑوں کی مشترک آماجگاہ ہے۔ اسی نشریئے میں طالبان نے افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ کو دوبارہ وطن آنے پر خوش آمدید کہا ہے لیکن انہیں ملک کا حکمران تسلیم نہیں کیا ہے۔ دریں اثناء حکمراں کونسل کے

سربراہ ملا محمد ربانی نے جمعہ کو کہا کہ سابق صدر نجیب اللہ کو افغان عوام کے قتل اور اسلام کو دھوکہ دینے کی وجہ سے پھانسی دی گئی۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا نجیب اللہ عوام کا قاتل تھا اور اس نے اسلام کو دھوکہ دیا اور ہم نے اسے سزا دی۔ انہوں نے کہا کہ سابق افغان حکومت کے تمام معزول حکمرانوں کا وہی حشر ہوگا جو نجیب اللہ کا ہوا ہے۔ انہوں نے شہریوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے تمام ہتھیار وزارت دفاع میں طالبان کے ہیڈ کوارٹرز اور علاقائی کمانڈروں کے پاس فوری طور پر جمع کرادیں۔ انہوں نے کہا کہ ہفتے سے کابل کو ہتھیاروں سے پاک علاقہ بنانے کے لئے آپریشن کلین اپ شروع کیا جائے گا اور جن افراد سے ہتھیار برآمد ہوں گے ان پر فوری مقدمات چلاکر سزائیں دی جائیں گی۔ ادھر طالبان کے مرکز قندھار سے جاری کردہ ایک اعلامیے میں طالبان نے افغانستان کے تمام جہادی رہنماؤں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ طالبان کی حمایت کا اعلان کردیں۔ طالبان نے بین الاقوامی امدادی اداروں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ بارودی سرنگوں کی صفائی کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اطلاعات کے مطابق حکمران عبوری کونسل میں ملا محمد ربانی کے علاوہ ملا محمد غوث' ملا محمد عبدالرزاق' ملا فضل محمد اخوند' ملا غیاث الدین آغا اور ملا محمد حسن شامل ہیں۔ دریں اثناء افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی ناربرٹ ہال نے نجیب اللہ کو پھانسی دیئے جانے کی شدید مذمت کی ہے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کابل میں نجیب اللہ کے دو حامیوں کو بھی سرعام پھانسی دے دی گئی۔ خبرایجنسی اے ایف پی کے مطابق جس وقت سابق صدر نجیب اللہ کو پھانسی دی جارہی تھی آریانہ اسکوائر میں یہ منظر دیکھنے کے لئے ہزاروں افراد موجود تھے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۸ر ستمبر ۱۹۹۶ء)

تکوینی طور پر اللہ تعالی نے ہمیشہ سے سرزمین افغانستان کو اسلامی تحریکوں کی قیادت اور اسلامی اقدار کی حفاظت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اس خطہ کے لوگوں نے کسی دور میں لادینیت کے اثرات کو نہ قبول کیا اور نہ ہی بددین افراد اور قیادت کو زیادہ دیر برداشت کیا۔ سلطان محمود غزنوی اور احمد شاہ ابدالی اسی سرزمین کے نامور مجاہد تھے' جنہوں نے سومنات کے قلعہ سے لے کر مرہٹوں کی سرکوبی تک تمام مراحل میں مسلمانان ہند کی بروقت اور موثر امداد اور قیادت کی۔

یہی وہ سرزمین ہے جس کے بے باک مجاہد خان حبیب اللہ خاں مرحوم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو سرزمین افغانستان پر لمحہ بھر کے لئے برداشت نہیں کیا' اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نمائندہ کو تہ تیغ کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سرزمین پر قادیانی دین کا داخلہ بند کردیا۔

افغانستان گزشتہ دو دہائیوں سے لادین قوتوں کے نشانہ پر تھا' وہاں کا دینی ماحول اور اسلامی تمدن' خواتین کا پردہ اور مردوں کا باشرع ہونا' مساجد و مدارس کا آباد ہونا ان قوتوں کے لئے ناقابل برداشت تھا۔

۱۹۷۸ء میں روس نواز راہنما نور محمد ترکی افغانستان کے صدر منتخب ہوئے اور رفتہ رفتہ' سال بہ سال اس خطہ پر ان قوتوں کی یلغار بڑھتی چلی گئی۔ ۱۹۷۹ء میں افغانستان میں براہ راست روسی مداخلت شروع ہوگئی ببرک کارمل برسراقتدار آیا اور افغانستان مکمل طور پر روس کی نوآبادیات یا اس کی عملداری میں آگیا۔ اس تناظر میں سرزمین افغانستان کے چند مجاہد علماء کی مٹھی بھر جماعت' قوم و ملک کو روسی استبداد سے نجات دلانے کے لئے میدان میں آگئی۔ یوں اس صدی کے سب سے بڑے جہاد کا آغاز ہوا۔ جو اپنے تیرہ سالہ طویل دورانیہ کے بعد روس کی تحلیل اور وسط ایشیاء کی مسلم ریاستوں اور خود افغانستان کی آزادی پر منتج ہوا۔

شومئی قسمت کہ پھر بھی افغانستان کی سابقہ دینی اور اسلامی حیثیت بحال نہ ہوسکی۔ اور امن و امان اور دین و دیانت کی صورت حال پہلے سے کہیں ابتر ہوگئی اور جان و مال عزت و آبرو دین و دیانت غیر محفوظ ہوگئے۔

اس تازہ ترین مگر نہایت پریشان کن صورت حال کے پیش نظر طالب علم مجاہد راہنما جناب ملا عمر نے ایک بار پھر اپنی قوم کے علماء' طلبہ اور باغیرت مسلمانوں کو احساس ذمہ داری دلایا۔ لادین قوتوں کی ریشہ دوانیوں' سازشیوں سے آگاہ کیا' مسلمانوں کے دین و ایمان' عزت و آبرو کے تحفظ کی طرف توجہ دلائی۔ تو مشوروں اور استخاروں اور دعاؤں کے بعد توکلاً "علی اللہ" قوم و ملک کے مفاد اور نفاذ شریعت کی غرض سے میدان جہاد میں اترنے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ اللہ تعالی کی مدد و نصرت سے کامیابی نے ہر میدان میں ان کے قدم چومے' ان جواں سال مخلصین کے اخلاق و عادات اور شمائل و فضائل کی خوبی نے انہیں ہر دلعزیز بنادیا۔ عوام و خواص' علماء' صلحاء سب نے انہیں اپنی حمایت کا یقین دلایا' ہر طرح کا تعاون کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تحریک دنیا بھر میں "طالبان تحریک" کے نام سے متعارف ہوگئی اور عالم اسلام

کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گئی۔

بحمد للہ دو سال کے قلیل عرصہ میں اس جماعت اور تحریک نے وہ کام کر دکھایا جو بڑی بڑی قومیں اور طاقتیں کئی کئی دہائیوں میں نہیں کر پاتیں۔

طالبان نے کابل فتح کر لیا ہے۔ اس میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کر دیا۔ بظاہر اب وہاں طالبان کی حکومت ہے۔ طالبان نے انگور کھا کر اور کابل کے عوام کو انگور کا تحفہ دے کر فتح کی خوشی کا اظہار کیا۔ اپنے اور پرائے سب نے اس پر اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا' مخالفین نے نقائص' موافقین نے محاسن اور خوبیوں کا اعلان کیا۔ طالبان کی فوج بحمد للہ کامیابی سے پیش قدمی کرتی جا رہی ہے۔ اور افغانستان کے ۳۱ صوبوں میں سے ۲۷ صوبے تادم تحریر طالبان کے زیر اقتدار ہیں' اب تک کے حالات کی روشنی میں طالبان کی حکمت عملی نہایت مناسب ہے' اور ان کا طرز عمل نہایت معقول ہے' ان کی پالیسی صحیح اسلامی خطوط پر مبنی ہے' اور توقع ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی وہ اس راہ پر گامزن رہتے ہوئے نفس و شیطان کے دھوکہ سے ہوشیار رہیں گے۔ تاہم اس سلسلہ میں طالبان کو بہت زیادہ حزم و احتیاط اور پھونک پھونک کر چلنے کی ضرورت ہے۔ خدا نہ کرے کہیں سازشی قوتیں انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ یا ان کی قربانیوں کو غلط رنگ دے کر ناکام کرنے کی کوشش کریں' بہت ممکن ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر آخری مراحل میں جہاد کے ثمرات اور مجاہدین کی محنت کو بار آور نہ ہونے دیں' ولا فعل اللہ ذلک (خدا کرے ایسا نہ ہو) اس لئے ضروری ہے کہ مجاہدین کو پہلے سے کہیں زیادہ حاضر دماغی' سنجیدگی' اور سمجھداری اور بیدار مغزی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ مفتوحہ علاقوں میں امن و امان' قائم کرنا اسلامی قوانین کا نفاذ اور اس پر عمل در آمد کی حکمت عملی' اور سرحدوں کی حفاظت اور پڑوسی ممالک سے جائز حد تک تعلقات' بیرون ممالک سے روابط اور اسلام دشمن قوتوں کے پروپیگنڈا کی اڑائی ہوئی دھول کے فرو کرنے کے لئے موثر اقدامات کی بھرپور ضرورت ہے۔ اس سب سے ہٹ کر ایک بات جس کا شدید اندیشہ ہے (اور جس کی پیش بندی پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے) جب تک کوئی محنت کرتے ہیں خلوص و اخلاص سے اس میں مصروف رہتے ہیں مگر جوں ہی نتائج و ثمرات کا وقت آتا ہے تو نفس و شیطان وہاں اپنا کام دکھاتے ہیں تب خلوص کے بجائے مفادات' اغراض اور انا آجاتی ہے جس سے رسہ کشی ہوتی ہے' محبت نفرت سے اتفاق اختلاف سے اور اعتماد بد اعتمادی سے بدل جاتے ہیں' پھر رفتہ رفتہ کشاکش جنگ و جدل کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ سابقہ تیرہ سالہ جہاد افغانستان اس کی زندہ مثال موجود ہے' طالبان کو چاہئے کہ اس کا اعادہ نہ ہونے دیں خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اگر بالفرض ایسا ہوا تو شہیدوں کے خون سے غداری ہوگی۔

طالبان حکومت کے لئے اگرچہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ انہوں نے مقہور و مظلوم مسلمانوں کو آزادی سے ہمکنار کیا' اسلامی قوانین کا نفاذ کیا ہے۔ مگر ان کی راہ میں بہت بڑی مشکلات بھی ہیں' جن سے نکلنے کے لئے انہیں مل بیٹھ کر حکمت عملی وضع کرنا ہوگی۔ راقم الحروف نے ایک سال قبل کی اپنی ایک تحریر میں جو کچھ لکھا تھا مناسب ہے کہ اسے بعینہٖ یہاں نقل کر دیا جائے:

"۱۳ سالہ طویل جنگ کے نتیجہ میں ملک جس بدحالی کا شکار ہے اس پر قابو پانے کے لئے ایک طویل مدت اور صبر آزما دور سے گزرنا ہوگا۔ کیونکہ ملک بھر کی تمام سڑکیں یکسر ختم ہو چکی ہیں عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں۔ بجلی' فون اور گیس وغیرہ کا نظام نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کی بحالی کے لئے جہاں رجال کار کی ضرورت ہوگی وہاں اس سے کہیں زیادہ بجٹ کی ضرورت ہوگی۔ خدا کرے کہ طالبان اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ خزانہ غیب سے ان کے لئے اسباب مہیا فرما دیں۔ اس صورت میں ضرورت ہے کہ وہ افغان مہاجرین جو عزت اور دین کے تحفظ کے لئے ہجرت کر گئے تھے انہیں فوراً" واپس آ کر اپنے ملک میں سرمایہ کاری کرنی چاہئے نیز اسلامی ممالک کے سربراہان اور تاجروں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے کہ وہ بیرون ملک کے سرمایہ کاروں سے روابط پیدا کریں اور انہیں ہر طرح کی سرمایہ کاری کرنے کے لئے وسائل مہیا کریں۔ اور انہیں اپنے ملک میں آنے کے لئے ہر طرح کے تعاون اور تحفظ کی سند مہیا کریں۔

اسلامی ممالک کو چاہئے کہ اسلامی آئین کی علم بردار اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

خدانخواستہ اگر اس بار یہ تحریک ناکام ہو گئی تو پھر آئندہ اس قسم کی تحریک اور قربانی کے نہ صرف دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آتے بلکہ آئندہ ایسی کسی تحریک کا نام لینا بھی جرم قرار پائے گا۔"

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

فتنۂ قادیانیت اور پیامِ اقبالؒ

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اپنے بلند پایہ ملی افکار کی بناء پر ہمارے جدید حلقوں کا مرجع عقیدت ہیں' ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لوگوں نے جس فراخ قلبی سے تحقیق و تفتیش کا معرکہ سر کیا ہے' وہ ہمارے ماضی قریب کے کسی لیڈر کے حصہ میں نہیں آیا' لیکن علامہ مرحوم کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو' جو ان کے آخری دور حیات میں گویا ان کی زندگی کا واحد مشن بن گیا تھا۔ مصلحت پسندوں نے اسے اجاگر کرنے سے پہلوتہی کی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ دیوبند کے ایک مرد قلندر (علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ) کے فیضان صحبت نے فطرت اقبال کے اس پہلو کی مشاطگی کی تھی۔ مولانا کشمیریؒ کے سوز جگر نے اقبال مرحوم کو قادیانیت کے خلاف شعلہ جوالہ بنادیا تھا۔ چنانچہ علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے میں پہلے شخص تھے جن کو "فتنہ قادیانیت" کی سنگینی نے بے چین کر رکھا تھا۔ وہ اس فتنہ کو اسلام کے لئے مہلک اور وحدت ملت کے لئے مہیب خطرہ تصور کرتے تھے۔ ان کی تقریر و تحریر میں "قادیانی ٹولے" کو "غداران اسلام" اور "باغیان محمد ﷺ" سے یاد کیا جاتا تھا' اس لئے کہ ان کے نزدیک اس فرقہ کے موقف کی ٹھیک ٹھیک تعبیر کے لئے اس سے زیادہ موزوں کوئی لفظ نہیں تھا' نہ ہو سکتا تھا۔ وہ اس فتنہ کے استیصال کو سب سے بڑا ملی فرض سمجھتے تھے۔ اور وہ ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضطرب تھے کہ اس "ناپاک ناسور" کو جسد ملت سے کاٹ پھینکا جائے ورنہ یہ ساری امت کو لے ڈوبے گا۔ افسوس ہے کہ اقبال کے جانشینوں نے اقبال کی "بانگ درا" پر گوش بر آواز ہونے کی ضرورت نہ سمجھی' ورنہ اگر نقاش پاکستان کے انتباہ پر توجہ کی جاتی تو اقبال کے پاکستان کی تاریخ' شہید ملت لیاقت علی خان کے قتل سے شروع ہو کر مشرقی پاکستان کے قتل تک رونما ہونے والے واقعات سے یقیناً پاک ہوتی ---------- ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ پیغام اقبال کا جواب نہیں' بلکہ اس کی بسم اللہ ہے۔ اقبال کا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی' سیاسی اور معاشرتی اداروں میں اس باغی گروہ کی شرکت امت مسلمہ کی موت ہے۔ آج صرف پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام (خصوصاً خطہ عرب اور مشرق وسطی) ان باغیان اسلام کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ تل ابیب سے ربوہ کا رابطہ اہل نظر سے مخفی نہیں' اور یہودی فوج میں قادیانی ٹولے کی "خدمات" عالم آشکارا ہو چکی ہیں۔ اس تقریب میں ہم عالم اسلام کی خدمت میں "پیام اقبال" پیش کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں یا تو ملت اسلامیہ کو عالم اسلام میں پھیلے ہوئے قادیانی گروہ سے جرات مردانہ کے ساتھ نبٹنا ہوگا' یا پھر اسے اپنی خودکشی پر دستخط کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ قاضی وقت بڑی عجلت کے ساتھ اپنا آخری فیصلہ لکھنے کے لئے بیتاب ہے۔ اور مستقبل کا پیش کار اس فیصلہ کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کے لئے مضطرب نظر آتا ہے ---------- اب یہ سربراہان اسلام اور قائدین ملت کے تدبر پر منحصر ہے کہ یہ فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے؟

۱۔ اسلام کی بنیاد

اسلام کا سیدھا سادا مذہب دو قضایا پر مبنی ہے۔ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اس سلسلہ انبیاء کے آخری نبی ہیں' جو وقتاً فوقتاً ہر ملک اور ہر زمانے میں اس غرض سے مبعوث ہوتے تھے کہ نوع انسان کی رہنمائی صحیح طرز زندگی کی طرف کریں۔ (حرف اقبال)

۲۔ ملحد دائرہ اسلام سے خارج

جن دو قضایا (عقیدوں) پر اسلام کی نعقلی عمارت قائم ہے وہ اس قدر سادہ ہیں کہ ان میں الحاد ناممکن ہے۔ جس سے ملحد دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ (حرف اقبال)

۳۔ ختم نبوت کا تصور

ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کر دی ہے۔ اس کے معنی بالکل سلیس ہیں ...... محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعوی کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (حرف اقبال)

۴- اسلام کی حد فاصل

اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان' انبیاء علیہم السلام اور رسول کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان' دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں' لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً" جھٹلایا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔

۵- ختم نبوت کے معنی

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہردو اجزاء نبوت کے موجود ہیں۔ یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے' تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا۔ حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے۔ وہ حضور رسالت مآب ﷺ کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالت مآب ﷺ کی نبوت کی تصدیق تھی۔

(عکس تحریر علامہ اقبال بنام جناب نذیر نیازی صاحب' مندرجہ انور اقبال ص ۴۴-۴۵ مرتبہ جناب بشیر احمد صاحب ڈار' شائع کردہ اقبال اکادمی' پاکستان' کراچی)

۶- قادیانیوں کے لئے دو راستے

میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں۔ یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔" (حرف اقبال" ص ۱۳۷)

۷- قادیانی علیحدہ امت

میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کررہی ہے۔" (حرف اقبال" ص ۱۳۸)

۸- قادیانیت: اسلام کے لئے مہلک

میرے نزدیک "بہائیت" قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن موخرالذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۳)

۹- قادیانیت' یہودیت کا چربہ

اس کا (قادیانی فرقہ) حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں' اس (قادیانی فرقہ) کے نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں' گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۳' مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

۱۰- قادیانی گستاخ

(جب علامہ مرحوم پر ان کی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دے کر قادیانی اخبار "سن رائز" نے اعتراض کیا کہ پہلے تو علامہ اس تحریک کو اچھا سمجھتے تھے اب خود ہی اس کے خلاف بیان دینے لگے تو اس کے جواب میں علامہ مرحوم نے حسب ذیل بیان دیا)

مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی۔ اس تقریر سے بہت پہلے مولوی چراغ مرحوم نے جو مسلمانوں میں کافی سربر آوردہ تھے اور انگریزی میں اسلام پر بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے' بانی تحریک (مرزا غلام احمد) کے ساتھ تعاون کیا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کتاب موسومہ "براہین احمدیہ" میں انہوں نے بیش قیمت مدد بہم پہنچائی۔ لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہوجاتی۔ اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے (لاہوری' قادیانی) باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے' معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستے پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت' بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا

دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ (اور یہ قادیانیوں کی روز مرہ عادت ہے۔۔۔ ناقل) درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے' تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے بقول ایمرسن "صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔" "(حرف اقبال" ص ۱۳۱۔۱۳۲)

۱۱۔ قادیانی حکمت عملی

ہمیں قادیانیوں کی حکمت اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے ان لوگوں (مسلمانوں) کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا' یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں تعلق کی حاجت ہے ـــ ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی' مندرجہ رسالہ "تشحیذ الاذہان" قادیان' ج ۶' نمبر ۲' ص ۲۱۱ ناقل) دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار' اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق' نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں' جتنے سکھ ہندوؤں سے۔ کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے۔ اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟" (حرف اقبال" ص ۱۳۸۔۱۳۷)

۱۲۔ قادیانی مذہبی سٹے باز

ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لیبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا جب اس نے اپنے مذاحیہ انداز میں کہا۔

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

"(حرف اقبال" ص ۱۲۵)

۱۳۔ قادیانی غداران اسلام

"فتوحات' کی متعلقہ عبارتوں کو پڑھنے کے بعد میرا یہ اعتقاد ہے کہ ہسپانیہ کا یہ عظیم الشان صوفی (شیخ محی الدین ابن عربی) محمد ﷺ کی ختم نبوت پر اسی طرح مستحکم ایمان رکھتا ہے جس طرح کہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان رکھ سکتا ہے۔ اگر شیخ کو اپنے صوفیانہ کشف میں یہ نظر آجاتا کہ ایک روز مشرق میں چند ہندوستانی' شیخ کی صوفیانہ نفسیات کی آڑ میں پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کا انکار کر دیں گے تو یقیناً" علمائے ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غداران اسلام سے متنبہ کر دیتے۔" (حرف اقبال)

۱۴۔ قادیانی ڈرامہ

ان لوگوں کی قوت ارادی پر ذرا غور کرو جنہیں الہام کی بنیاد پر یہ تلقین کی جاتی ہے کہ اپنے سیاسی ماحول کو اٹل سمجھو' پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے۔ زوال و انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ کٹ پتلی بنے ہوئے تھے۔ (حرف اقبال)

۱۵۔ قادیانی ملحدانہ اصطلاحات

اسلامی ایران میں ملحدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز' حلول' ظل وغیرہ (قادیانی) اصطلاحات وضع کیں تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی (قادیانی) اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اس ملحدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اول کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۳۔۱۲۴)

۱۶۔ قادیانیت' اسلامی وحدت کے لئے خطرہ

مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر (کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ـــــ بیان مرزا محمود احمد' خلیفہ قادیان'

مندرجہ "آئینہ صداقت" ص ۳۵) سمجھے۔

مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۲، مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

۱۷- قادیانیت کے خلاف شدت احساس

ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے وہ جدید اجتماعات کے طالب علم پر بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان جسے پچھلے دنوں سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب نے ملازدہ کا خطاب دیا تھا۔ اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔ اگرچہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سمجھ نہیں۔ نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کردیا ہے۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۴)

۱۸- قادیانی، تلعب بالدین

حکومت کو موجودہ صورت حالات پر غور کرنا چاہئے اور اس معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف مدافعت کرے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت جس شخص کو تلعب بالدین کرتے پائے اس کے دعاوی کو تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جھٹلایا جائے۔ پھر یہ کیا مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے حالانکہ اس کی وحدت خطرہ میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو۔ اگرچہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۶)

۱۹- قادیانی خدمات کا صلہ

(علامہ اقبال، قادیانی تحریک کو انگریز کی آلہ کار سمجھتے تھے، اس لئے انہوں نے انگریزی حکومت سے طنزاً" فرمایا کہ):

"اگر کوئی گروہ (یعنی قادیانی) جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے، حکومت کے لئے مفید ہو تو حکومت اس کی "خدمات کا صلہ" دینے کی پوری طرح مجاز ہے، دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی، لیکن یہ توقع رکھنی بے کار ہے کہ خود (مسلمانوں کی) جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کردے جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔"" (حرف اقبال" ص ۱۲۶)

۲۰- قادیانی پالیسی

میں نے (سابقہ بیان میں) اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی ہی ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی نہیں البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ پالیسی مذہبی جماعتوں کے فوائد کے خلاف ہے۔ اگرچہ اس سے بچنے کی راہ کوئی نہیں جنہیں خطرہ محسوس ہو۔ انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی۔ میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔" (حرف اقبال" ص ۱۲۸-۱۲۹)

۲۱- اسلام اور ملک دونوں کے غدار

"میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ (۔اس وقت ہندوستان انگریزی سامراج کے زیر تسلط تھا، اور قادیانی انگریزی سلطنت کی بقاء و استحکام کے لئے سر توڑ کوشش کررہے تھے ۔۔۔ناقل") (پنڈت نہرو کے جواب میں ۔۔۔بحوالہ "کچھ پرانے خطوط" ص ۲۹۳، ج ا ۔۔۔مرتبہ جواہر لال نہرو ـــ مطبوعہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی (انڈیا) مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم۔اے، ایل۔ ایل۔ بی)

۲۲- قادیانیت کا وظیفہ

" مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرنا ہے۔" (حرف اقبال)

۲۳- قادیانی تفریق

" قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر، جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کرکے اختیار کی ہے، خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔" (حرف اقبال)

۲۴- قادیانی مقصد

" قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی امت تیار کرنا ہے۔" (حرف اقبال)

۲۵- قادیانی جرم

"قرآن کریم کے بعد نبوت ووحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے، قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد ﷺ اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً "مضر و منافی ہے۔" "(فیضان اقبال" ص ۲۳۵)

بابو شفقت قریشی سہام

نظام عدل و انصاف کی اہمیت و ضرورت

اللہ تبارک و تعالیٰ خود عادل ہے اور عدل کو پسند فرماتا ہے۔ ہر چیز سے بے نیاز ہونے کے باوجود بھی اپنے مخلوق کو عدل و انصاف کی دولت سے نوازتا ہے۔ روز محشر کو نیکی اور بدی کا میزان عدل جنت اور دوزخ میں جانے کا فیصلہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی پسند فرماتا ہے کہ جو انسان اس کی زمین میں بس رہے ہیں وہ بھی عدل کریں اور ان کو بھی انصاف ملے۔ اسی طرح اس کی مخلوق پر حکمرانی کرنے والے بھی اپنے قول و فعل میں عدل و انصاف سے کام لے کر نظام عدل قائم کریں۔ سورۃ الحجرات آیت نمبر۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ ”تحقیق اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے“ انسانوں کو عدل و انصاف کی تلقین کر کے ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور الہامی کتابیں بھی نازل فرمائی گئیں۔ سورۃ الحدید آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا ترجمہ ”ہم نے اپنے رسول بھیجے صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں“ نبی اکرم ﷺ نے قرآنی احکامات کے مطابق نظام عدل کے بیش قیمت اصول مرتب فرمائے اور ان پر عملدرآمد اپنے قول و فعل سے کر کے عدل و انصاف کی شمعیں روشن فرمائیں جن کی بدولت ظلم و استبداد کی ظلمتیں روشنیوں میں بدل گئیں اور وہ تا قیامت نسل انسانی کے لئے مشعل راہ ثابت ہو رہی ہیں اور خلق خدا ان سے فیضیاب ہو رہی ہے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں سرکار دو جہاں ﷺ کو دوسری بے شمار خصوصیات سے سرفراز فرمایا وہاں آپ ﷺ کو عدل و انصاف، قوت فیصلہ اور تدبیر سے بھی نوازا۔ بڑے بڑے مسائل الجھے ہوئے معاملات اور باہمی اختلافات کا تصفیہ اتنے بہترین انداز میں فرمایا کہ دونوں فریق برضاو رغبت اسے تسلیم کرنے پر راضی ہو گئے۔

ایک عادل، منصف اور جج چاہئے بڑا ہو یا چھوٹا۔ کسی ماتحت عدالت سے تعلق ہو یا عدالت عظمیٰ سے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی دباؤ، ذاتی غرض، لالچ اور جانبداری وغیرہ سے بے نیاز ہو کر انصاف کی کرسی کو سنبھالے فریقین کے ساتھ اس کا رویہ اس طرح ہونا چاہئے کہ وہ چاہے کسی بھی مذہب، مسلک اور جماعت سے تعلق رکھتے ہوں وہ اس عادل منصف پر اعتماد کریں۔ اسے یہ چاہئے کہ شہادتوں اور قسموں سے کام لیتے ہوئے اصل واقعات کی تہہ میں جا کر کسی فیصلے پر پہنچے۔ اس مقصد کے لئے نہ تو جذبات میں آئے اور نہ غصہ۔ جوش اور انتقام میں آکر خود کو جانبدار کرے۔ اگر مذکورہ اوصاف ایک انصاف پسند جج یا منصف میں موجود ہوں تو وہی حقیقی معنوں میں عادل منصف کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی مقدس زندگی بحیثیت ایک عادل کے مذکورہ تمام اوصاف سے متصف تھی۔ نبوت سے پہلے ہی آپ ﷺ کو مکہ والوں نے محکم تسلیم کر لیا تھا اور بیشتر فیصلے آپ ﷺ نے ہی صادر فرمائے تھے اور آپ ﷺ کے فیصلوں کو عرب قبائل بھی خوشی خوشی منظور کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی اور مسلمان کے درمیان ایک تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا جب معاملہ آپ ﷺ کے روبرو پیش ہوا تو آپ ﷺ نے یہودی کو حق پر پا کر مسلمان کے خلاف فیصلہ صادر فرمایا اور اس موقعہ پر مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہ رکھا۔ ایک قریشی عورت جو چوری کے مقدمے میں ملوث تھی کے لئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سفارش لے کر گئے تو آپ ﷺ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کا ارتکاب کرتا تو اسے رہا کر دیتے اور غریبوں کو سزا دیتے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ ضرور کاٹا جاتا۔“ ہادی برحق ﷺ کی عدالت میں جو مقدمات پیش ہوتے تھے ان کے لئے لمبی لمبی تاریخیں بھی نہیں پڑتی تھیں اور کچھ خرچ بھی نہ ہوتا تھا اور نہ رشوت اور سفارش کا عمل دخل ہوتا تھا۔ عام مسائل بھی حکومت، سرداروں، رئیسوں اور حاکموں پر دعوے دائر کر دیا کرتے تھے۔ اور انہیں توقع ہوتی تھی کہ حقدار کو حق ضرور ملے گا۔ آج کل کے منصف اور جج صاحبان کے لئے حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ میں عدل کا یہ پہلو ایک بہترین نمونہ ہے جس پر عمل کر کے داد رسی بہتر طور پر کی جا سکتی ہے۔

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ مدنظر رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک عادل منصف کو چاہئے کہ فیصلہ کرتے وقت کسی طرح کی رعایت نہ کرے۔ ملزم کی شخصیت سے مرعوب نہ ہو بلکہ جرم کی

نوعیت کے مطابق فیصلہ کرے۔

جہاں تک مدعی، مدعا علیہ، وکلاء، گواہ اور پولیس وغیرہ کا تعلق ہے، ان کے بارے میں بھی واضح احکامات اسلامی تعلیمات میں بکثرت ملتے ہیں۔ دونوں فریقین کو چاہئے کہ اپنا موقف پیش کرتے وقت سچی بات کہیں اور جھوٹ کو ساتھ نہ ملائیں اور جھوٹی قسم بھی نہ اٹھائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے جھوٹ کو ناپسند فرماتا ہے اور راست گو کے لئے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص جھوٹا مقدمہ جیتنے کی کوشش کرے گا تو اس سلسلے میں حضور ﷺ نے فرمایا "کہ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کا فرشتہ اس سے دور چلا جاتا ہے" مقدمات میں جعلی دستاویزات پیش کرنے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ یہ مکرو فریب کا ایک حصہ ہے اور اس طرح دنیوی منفعت تو حاصل ہو سکتی ہے مگر عذاب الٰہی سے بچنا محال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پولیس کے اوپر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جھوٹ موٹ کا مقدمہ گھڑ کر کسی سے انتقام نہ لے یا لالچ یا رعب میں آکر ایسا نہ کرے بلکہ حق و صداقت کے ساتھ مقدمہ کو عدالت کے سامنے فیصلہ کے لئے ٹھیک ٹھیک پیش کرے۔ چونکہ فیصلے کا انحصار شہادت اور گواہی پر ہوتا ہے اس لئے ایک گواہ کو چاہئے کہ سچی گواہی دے اگر جھوٹی گواہی ہوگی تو فیصلہ صحیح نہ ہو سکے گا۔ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ گواہی دیتے وقت ذاتی منفعت، قرابت داری، ڈر یا خوف کی وجہ سے جھوٹی گواہی دے دیتے ہیں چونکہ فیصلے دینے میں گواہی کا بہت عمل دخل ہوتا ہے اس لئے حق حقداروں کی بجائے دوسروں کی جھولی میں جا گرتا ہے یا ظالم تو بچ جاتے ہیں اور مظلوم پھنس جاتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جھوٹی شہادت دینے کے بارے میں منع فرمایا ہے اور سچ بولنے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ "اے ایمان والو! انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور گواہی کی زد خود تمہاری ذات پر یا تمہارے والدین یا رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ ہو۔ فریق معاملہ مالدار ہو یا غریب اپنے نفس کی خواہش کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ تم لگی لپٹی بات یا سچائی سے پہلو نہ بچاؤ کیونکہ اللہ ان باتوں سے باخبر ہے۔" (سورۃ النساء ۱۳۵) بعض اوقات گواہ کسی لالچ یا رعب میں آکر سچی گواہی دینے سے گریز کرتے ہیں اور غیر جانبدار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر منصف ان کو طلب کرے تو پیش نہیں ہوتے اور ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ ان کے اس عمل سے انصاف کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں اور اصل حقائق سامنے نہیں آسکتے اور منصف کو فیصلہ کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ چنانچہ اس کے بارے میں واضح احکامات یوں بیان فرمائے گئے ہیں ترجمہ "جس وقت گواہ بلائے جائیں (وہ) انکار نہ کریں" (البقرۃ ۲۸۲) اور ان لوگوں کو جو غیر جانبدار رہتے ہوئے یا کسی اور وجہ سے شہادت کو چھپاتے ہیں ان کو بھی خبردار کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے ترجمہ "اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ، جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے اور اللہ اعمال سے بے خبر نہیں" (البقرۃ ۲۸۳) اس سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ بعض لوگ سنی سنائی بات کو سچ سمجھ کر گواہی کے طور پر عدالتوں میں قسم اٹھا کر بیان کر دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "محض سنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے پھرنا بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے۔" کسی منصف، حاکم یا گواہ کا کسی ظالم، فاسق اور مجرم کی ناجائز مدد کر کے اسے سزا سے بچا دینا بھی گناہ عظیم ہے ایسا کرنے والا کوئی بھی ہو اگر دیدہ دانستہ وہ اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ مقدمات میں وکلاء کا کردار یہ ہوتا ہے کہ ایسے فریقین کی قانونی معاونت کرتے ہیں جو قانون کو از خود نہیں سمجھتے۔ اور اس طرح عدالت کو بھی معاملہ کی تہہ تک جانے میں مدد مل جاتی ہے۔ وکلاء پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے موکل کو اس کا جائز حق دلانے میں اس کی مدد کریں۔ اگر ان کا موکل مخالف فریق پر ظلم و زیادتی کر رہا ہو۔ اس کا حق چھین رہا ہو۔ اور یہ بات ان کے علم میں ہو اور وہ اس سے غلط غلط بیانات دلوا کر اسے کامیاب کروادیں تو یہ ان کے لئے بھی اچھا نہ ہوگا۔ اگر ایک وکیل کسی قاتل کو پھانسی کے پھندے سے چھڑا لے۔ ایک ایسے شخص کو حق دلادے جو حقیقت میں حقدار نہیں اور اگر ایک بے گناہ کو پھانسی پر چڑھادے تو ایسے میں وکیل کو اپنے موکل کی مدد کرنا ناجائز ہوگا۔ وکلاء پر لازم ہے کہ جو واقعات اور قانون کو درست طور پر پیش کریں۔ بلاوجہ کسی نقطے پر بحث کو لمبا نہ کرتے رہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے "اگر کوئی بسیار گوئی یا زیادہ بحث مباحثہ کر کے کسی کو حق سے محروم کردے گا تو وہ جہنم کا ٹکڑا ہوگا۔"

حاکم عدالت کا کام بہت نازک اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ آخری فیصلہ کرتے وقت اس کی شکل پر کچھ غلط اور کچھ صحیح واقعات تحریری اور شہادت کی شکل میں موجود ہوتے ہیں پھر ان میں سے اصل واقعات اپنی فہم و فراست سے معلوم کرکے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے معلوم کرنا بہت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔ اس دوران قانونی تقاضوں کو پورا کرنا بھی اس کے پیش نظر ہوتا ہے کئی دنیوی رکاوٹیں سامنے نظر آتی ہیں۔ اس دوران شیطان جو انسانیت کا ازل سے دشمن چلا آرہا ہے ایک جج کے میزان کو جھکنے کی ہر طرح سے کوشش کرتا ہے۔ کبھی سفارش اور رشوت کی شکل اختیار کرکے، کبھی خوف و ہراس اور ذاتی دھمکیوں سے ایک منصف کی راہ میں آکھڑا ہوتا ہے۔ اس وقت ایک انصاف پسند منصف سخت امتحان کی حالت

سے گذر رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذاتی منفعت یا خفاظت کو دیکھے یا حق و انصاف کو' میزان عدل کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور ان میں سے کسی سے بھی متاثر اور مرعوب نہ ہوا اور حق پر فیصلہ کرنا جان جوکھوں کا کام ہوتا ہے۔ لیکن اللہ سے ڈرنے والے منصف دنیوی فائدہ اور کسی بھی دباؤ سے نہیں ڈرتے۔ حق و انصاف پر فیصلے دیتے ہیں اور اپنے میزان انصاف کو درست رکھتے ہیں۔ ایسا ہوتا بھی رہا ہے اور ہو بھی رہا ہے انہیں معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑا عادل ہمارے دلوں کی باتیں جانتا ہے اور ایک دن اس کے میزان میں بھی عدل ہونے والا ہے ایسے منصفوں کی حوصلہ افزائی اس طرح فرمائی گئی ہے ترجمہ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر سے کام لو باطل پرستوں کے مقابلے میں پامردی دکھاؤ حق کی خدمت کے لئے کمربستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ امید ہے کہ فلاح پاؤ گے"(آل عمران ۲۰۰)

عدالتی فرائض کی اہمیت اور نوعیت تقاضا کرتی ہے کہ یہ فرائض اس شخص کو سونپے جائیں جو علم و فضل' قابلیت اور ہر وہ اہلیت جو اس کے لئے درکار ہو۔ ذہنی اور جسمانی قابلیت رکھتا ہو۔ گوناگوں تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے کے لئے مذکورہ اوصاف رکھتا ہو اور ایک منصف کا ان سے مزین ہونا ہر حالت میں ضروری ہے۔ بلکہ بعض لوگ یہ تمام خوبیاں اور صفات رکھنے کے باوجود بھی اس منصب کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ شاید ان سے کوئی غلط فیصلہ نہ ہو جائے اور قیامت کے دن منصب قضا کی ذمہ داریوں کا جواب دہ ہونا پڑے گا۔ عدل گیری کا کام تو انبیاء و رسل اور خلفائے راشدین نے بھی کیا ہے اس لئے ایک اہل شخص کا ان سب منصب سے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ ہادئی برحق ﷺ کا فرمان ہے کہ "حاکم عادل کا ایک دن زاہد کے ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے" اور حاکم عادل وہی ہوتا ہے جو اپنی ذاتی خواہشات اور رعب و دبدبہ میں آکر انصاف کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ آج بھی ایسے ججوں اور منصفوں کی کمی نہیں ہے وہ مطلوبہ اوصاف اور خوبیوں سے پوری طرح برملع ہیں اور حق و انصاف کی خاطر بڑے سے بڑے ذاتی نقصان کو خاطر میں نہیں لاتے۔ ایک موقعہ پر ایک صحابی کو آپ ﷺ نے پتلی سی لکڑی سے ٹھوکا دیا تو اس کے منہ پر ذرا سی خراش آگئی آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے انتقام لے لو۔ صحابی نے کہا یا رسول اللہ! میں نے معاف کر دیا ہر حاکم وقت کو بھی چاہئے کہ خود کو قانون سے بالاتر نہ سمجھے کیونکہ دو جہان کے والی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی ذات کو قصاص کے لئے ایک صحابی کے سامنے رکھ دیا تھا۔ ●●

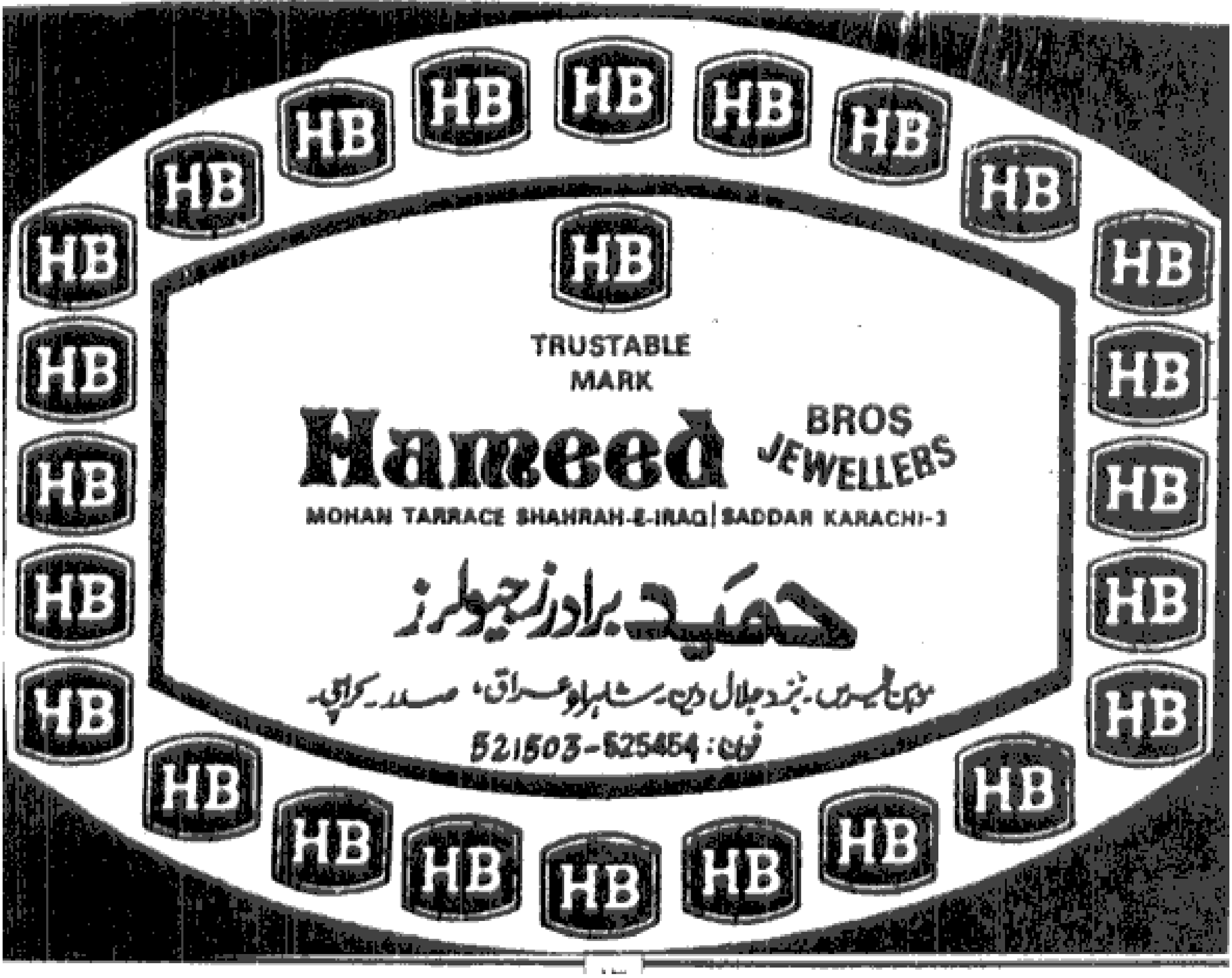

تحریر: ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر

میانوالی۔ قادیانیت کی زد میں

ضلع میانوالی پنجاب کا حساس اور بہادر ضلع ہے اس ضلع نے جہاں اور کارنامے سرانجام دیئے وہاں تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں بہت نمایاں کردار بھی ادا کیا مشہور واقعہ ہے کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء جاری تھی اور میانوالی ضلع میں ہر طبقہ خیال کے سرکردہ افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اہم افراد کارکن جن میں سرفہرست مخدومی و پیر مرشد حضرت خواجہ خان محمد صاحب (امیر مرکزیہ) مولانا محمد رمضان صاحب فاضل دیوبند وغیرہم جیل جاچکے تھے اور صورت حال یہ تھی کہ جس چھوٹے سے چھوٹے ورکر پر شبہ ہوتا کہ تحریک ختم نبوت کی سرگرمی جاری رکھے گا اس کو بھی پس دیوار زندان کردیا جاتا تھا اور اسی حالت میں ایک روز ایسا بھی ہوا کہ محسوس یوں ہوتا تھا کہ کل جلوس نہیں نکلے گا تو ایک دین دار آدمی ایسی جگہ پہنچا جہاں جوا کھیلا جارہا تھا اس نے جواریوں سے کہا کہ کل ناموس رسالت کا جلوس نکلنے والا ہے مسلمان نہیں ہیں اگر ناموس رسالت کا جلوس نہ نکلا تو تحریک ختم نبوت میانوالی کو نقصان پہنچے گا اور آخرت میں شفیع المذنبین ﷺ نے شفاعت سے انکار کردیا تو ہمارا کیا بنے گا درد دل سے نکلی ہوئی آواز تھی تیر نشانے پر لگا جواریوں کے قائد نے کہا کہ دوستو ساری عمر گناہ کیا آج گناہ بخشوانے کا موقع ہاتھ آیا ہے ہم ناموس رسالت کے لئے قربانی دیں گے پھر کیا میانوالی کی تاریخ میں ایک عظیم الشان جلوس نکلا اور تمام جلوسوں سے نمبر لے گیا اتنا بڑا جلوس تھا کہ انتظامیہ پریشان تھی کہ قیادت کسی مولوی کے پاس نہیں یہ کیا ہے حالانکہ یہ سب کرشمہ خداوندی تھا اور واقعہ کے راوی بھکر، مشہور معروف عالم دین جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ ہیں۔ اپریل ۱۹۷۶ء میں بلند گرو بازار میں ڈاکٹر نور خان مرحوم اور اس کے ایک دوست

اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے بھکر سے راقم کو خانقاہ سراجیہ طلب کیا اور بہت ساری دعاؤں سے نوازتے ہوئے عقیدہ کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں کودجانے کا حکم دیا اور راقم کی بھرپور سرپرستی کے لئے حضرت اقدس نے اپنے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ عزیز احمد کو حکم دیا کہ آپ قانونی طور پر معاونت کریں جہاں جانا ہو وہ بھی جائیں ہم نے حضرت اقدس مدظلہ کی دعاؤں اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی قیادت میں سب سے پہلے سول جج کی عدالت میانوالی میں چک نمبر ۱۵ ڈی بی کے نمبردار ریاض احمد قادیانی کے دس ووٹ جو اس نے قادیانی ہوتے ہوئے مسلمانوں کی فہرست میں درج کرائے ہوئے تھے چیلنج کیا اور مسلسل تین دن کی جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی اور قادیانیوں کے ووٹ کا مسلمانوں کی فہرست سے اخراج کا حکم ہوا اس اخراج سے قادیانیوں کی علاقہ کی سیاست میں بہت بڑا دھچکا لگا پھر نمبرداری کے خلاف ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں رٹ دائر کی کہ مسلمانوں کا نمبردار قادیانی نہیں ہوسکتا اس پر میانوالی ڈی ایس پی قادر ملک اور اے سی ناصر محمود نے ریاض احمد قادیانی کی نمبرداری بچانے کی درپردہ بہت کوشش کی مگر ناکام رہے اور ڈپٹی کمشنر نے شواہدات کی بنیاد پر ریاض احمد قادیانی کی نمبرداری ختم کردی اور اسی دوران ناصر محمود کا تبادلہ ہوگیا اور اب دوبارہ اے ڈی سی جی کی پوسٹ پر تعینات ہو کر آیا اسی عرصہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء کو ریاض احمد قادیانی نمبردار نے اپنے ایک بیٹے اور دو بھتیجوں سمیت چک ۱۵ میں توہین رسالت کی جس پر تھانہ پپلاں میں مقدمہ درج ہوا ملزمان گرفتار ہوئے مجلس کی جانب سے کیس کی پیروی کا حکم راقم کو ہوا ہمارے سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کے ذمہ وکیل ہوا اور میانوالی ہم نے جناب سعید احمد اسعدی کو اپنا وکیل مقرر کیا الحمد للہ سیشن سے ضمانت خارج ہوئی اور پھر اس کے بعد ہائی کورٹ سے بھی۔ ہائی کورٹ پنجاب کے فل بنچ نے ۳۲ صفحات پر تاریخی فیصلہ لکھا جو کہ پی ایل ڈی اسٹ وکیل کا ایمان بچانے کے لئے گئے جو مشہور مناظرہ ہوا اور مولانا لال حسین اخترؒ کے ہاتھوں قادیانی مناظر قاضی نذیر احمد کی جو گت بنی راقم اس مناظرے کا ابتداء سے انتہاء تک کا واقف ہے اور میانوالی کے غیور مسلمانوں نے جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کی پذیرائی کی تھی اس کی یادیں بڑی حسین ہیں لیکن افسوس صد ہائے افسوس کہ پچھلے کئی سالوں سے میانوالی پر مسئلہ ختم نبوت کے کام کا ایک جمود طاری ہے اور اس جمود کی وجہ سے میانوالی ضلع میں پے درپے قادیانی آفیسروں کی بھرمار نے قادیانیت کی تبلیغ کے

دروازے کھول دیئے ہیں میانوالی گرلز کالج میں ڈاکٹر صفی اللہ کی بیوی پروفیسر ہے اور ڈاکٹر صفی اللہ قادیانی جو ریلوے ہسپتال کندیاں کا انچارج تھا وہاں سے ایک فحش کردار ادا کرنے پر نکالا گیا اور اب اپنا ہسپتال کندیاں میں چلاتا ہے اور اس کا گھر میانوالی میں ہے اور میاں بیوی نے اپنے گھر کو قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز بنایا ہوا ہے ڈاکٹر صفی اللہ قادیانی کا سالہ ناصر محمود کئی سال پہلے اے سی میانوالی بن کر آیا اور سرکاری عہدہ کے زور پر قادیانیت کی تبلیغ شروع کی اور تبدیل ہوا آج کل اے ڈی سی جی بن کر پھر میانوالی تعینات ہوا اور ہماری اطلاعات کے مطابق اپنے سرکاری عہدہ کی بناء پر خوب تبلیغ کررہا ہے کچھ عرصہ پہلے میانوالی میں ایک ڈی ایس پی قادر ملک موسیٰ خیل سرکلر کا تعینات ہو کر آیا اس وقت ہماری کاوشوں سے چک ۱۵ ڈی بی میانوالی کا ایک خاندان مظفر خان قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوا تو ڈی ایس پی ملک قادر نے اپنے عہدہ کو قادیانیت کے تحفظ کے لئے استعمال کیا اور مظفر خان کے خاندان کے لڑکے عبداللہ کو ایک جھوٹے مقدمہ میں ملوث کیا اور پریشان کیا لیکن اس عظیم نوجوان کو اللہ تعالیٰ نے استقامت دی اور ثابت قدم رہا اور امتحان سے کامیاب گذر گیا مرزائیت کی طرف سے مسلسل چھیڑ چھاڑ جاری تھی جماعت کی طرف سے علاقہ تحصیل کی ذمہ داری راقم الحروف کے کندھوں پر ڈالی اور نامساعد حالات میں حضرت ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا اور قادیانی سرکاری ملازمین توہین رسالت کے مرتکب ملزمان کی حمایت میں اندرون خانہ سرگرم رہے۔ اور اب جماعتی طور پر ناکامی کے بعد قادیانیوں نے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیم کو استعمال کرنا شروع کیا انہوں نے پہلے پاکستان کے رسالہ جہد حق میں ان کے بارے میں لکھوایا پھر کینیڈا کے اپنے ترجمان میں ان کیسوں کو احمدیوں پر ظلم کے نام سے شائع کروایا جس میں میانوالی کے چار ملزمان مرتکب توہین رسالت سرفہرست تھے جو تاحال میانوالی جیل میں قید ہیں کینیڈا کے رسالے کو پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو تک پہنچایا گیا محترمہ نے آئی بی والوں کو تحقیقات کا حکم دیا سرگودھا ڈویژن کا آئی بی کا ڈی آئی جی طاہر عارف قادیانی مقرر ہوا جو مرزا طاہر احمد قادیانی کا رشتہ دار ہے تحقیقات شروع ہوئی تو راقم سمیت چک نمبر ۱۵ ڈی بی کے تمام مسلمانوں نے خم ٹھوک کر بیان ریکارڈ کرائے اور خفیہ طور پر مسلمانوں کے حوصلہ پست کرنے کی مہم شروع کی گئی لیکن میانوالی کے تمام قادیانی آفیسران ناکام ہوئے اور مسلمان کامیاب۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی آفیسر کتنا بڑا آفیسر کیوں نہ ہو اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے جبکہ ظفر اللہ خان وزیر خارجہ تھا تو قلات بلوچستان کے ایک علاقہ میں نواب قلات سے ملا اور اپنی دعوت پیش کی تو نواب صاحب نے کھرا جواب دے کر ظفر اللہ خان کو لاجواب کردیا اور اسی قلات میں ایک قادیانی تھا غالباً" درزی تھا یا باورچی ظفر اللہ وزیر خارجہ ہوتے ہوئے اسے ملا اور اس کی حوصلہ افزائی کی اور یہ ہی میانوالی کا اے ڈی سی جی ناصر محمود اور ڈی ایس پی ملک قادر اور آئی بی سرگودھا ڈویژن کا طاہر عارف اور ڈاکٹر صفی اللہ اور اس کی بیوی کررہے ہیں ہماری اطلاعات کے مطابق درپردہ خوب تبلیغ شروع ہے راقم اس سلسلہ میں مزید معلومات جمع کرکے قارئین کو آگاہ کرے گا میانوالی کے غیور مسلمانوں سے اپیل ہے کہ میانوالی ضلع اس وقت قادیانیت کی زد میں ہے اس کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوجائیں اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہے۔

●●

بقیہ: آقا کا بدلہ

ہی کوئی حرکت کی بالکل پرسکون رہے۔ اے سی رحیم خان نے ان دونوں کو ڈانٹ پلائی اور لعن طعن کیا کہ تم نے ایسے مجاہد پر کیوں ہاتھ ڈالا قتل کے بعد غازی صاحب بازار ہی میں کہتے تھے کہ میں نے اپنے آقا و مولیٰ کی گستاخی کا بدلہ لے لیا۔ اب مجھے کوئی افسوس نہیں ہے میں تیاری کرکے آیا تھا کہ آج گھر میں واپس نہیں آؤں گا یا وہ سکھ گھر میں واپس نہیں جائے گا۔ جب پولیس نے غازی عبدالرحمان کا بیان تحریر کیا کہ میں نے بالکل ہوش و حواس میں یہ کام کیا۔ کیونکہ اس نے میرے آقا کی توہین کی تھی' عدالت میں کیس چلا تو تین چار وکیل غازی صاحب کی دفاع میں پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا غازی صاحب آپ کہہ دیں کہ مجھے اشتعال میں کچھ ہوش و حواس نہ تھا۔

ہم آپ کو بچالیں گے' غازی صاحب نے کہا میں اپنا ثواب ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ جب ماتحت عدالت نے غازی کو پھانسی کی سزا دی تو وکلاء نے کہا ہم ہائی کورٹ میں اپیل کریں گے' غازی صاحب نے صاف کہہ دیا میں اپیل نہیں کروں گا۔ چنانچہ غازی عبدالرحمان کو پھانسی دے دی گئی۔ جب پھانسی کے بعد اس پروانے کی میت صابر شاہ لائی گئی بھیڑکنڈ سے صابر شاہ تک راستہ کے دونوں کناروں تک عوام کا جم غفیر تھا۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ برصغیر کے تمام مسلمان آج مانسہرہ کی سرزمین میں جمع ہوگئے۔ نہایت تزک و احتشام سے غازی صاحب کو صابر شاہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آج وہ صابر شاہ کے پرانے قبرستان میں آسودہ خاک ہیں بقول شاعر۔

ہم نے دیکھی تھی ادا کل تیرے دیوانے کی
دھجیاں کچھ لئے بیٹھے تھے گریباں میں

فواجگان سے اگر آپ نہ آئیں تو ترگڑی بالا ہائی اسکول کے مقابل سڑک کے دائیں ہاتھ چھوٹی سے مسجد ہے اور مسجد کے ساتھ ہی غازی عبدالرحمان کی قبر ہے جو شکستہ حالت میں ہے۔ اگر وہاں کتبہ لگادیا جائے تو پھر آنے جانے والوں کو سہولت ہوگی اور معلوم ہوگا کہ یہ کس عاشق

Adarts-HMPT-22/95

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی

میں نے اپنے آقا کا بدلہ لے لیا

انگریز ملعون کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" برطانوی سامراج کے برصغیر میں آنے سے پہلے ہندو مسلم باہم شیروشکر تھے۔ اس سے پہلے فتاویٰ عالمگیری پورے برصغیر میں نافذ تھا۔ ہندو بھی مسلمانوں کی رعایا تھی انہوں نے اس پر اعتراض نہ کیا تھا' جبکہ اس وقت بھی ہندو اکثریت میں تھے لیکن برطانوی نو آبادی بن جانے کے بعد انگریز نے اپنی مشہور زمانہ پالیسی پر عمل شروع کیا۔ چنانچہ ہندوؤں میں بعض ایسے افراد پیدا کئے جنہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کئے' کتابیں لکھیں جن میں پنڈت دیانند سرسوتی کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" ۱۸۷۵ء میں منظر عام پر آئی تو ہندوستان میں جگہ جگہ ہندوؤں نے جسارت شروع کردی اس وقت علمائے کرام اور عوام نے اپنے اپنے فرائض ادا کئے اور مقابلہ کیا اور کئی ایک گستاخوں کو جہنم رسید کیا۔ یہ واقعات ۱۹۲۳ء میں آکر شدت اختیار کر گئے۔ زیادہ تر ہندوؤں نے بدزبانی شروع کی تو اس وقت دیگر علمائے کرام کے ساتھ سرفہرست امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شخصیت تھی جو قریہ بہ قریہ' بستی بستی یہ پیغام پھیلا رہے تھے۔ مسلمانو! میں تمہاری سوئی ہوئی غیرت کو جھنجوڑنے آیا ہوں' آج کفار کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ مسلمان مرچکا ہے اور توہین پیغمبر کا فیصلہ کرلیا ہے' آؤ اپنی زندگی کا ثبوت دیں عزیز نوجوانو! تمہارے دامن کے سارے داغ صاف کرنے کا وقت آپہنچا ہے۔ گنبد خضراء کے مکین تمہاری راہ دیکھ رہے ہیں۔ ان کی آبرو خطرے میں ہے' ان کی عزت پر کتے بھونک رہے ہیں۔ اگر قیامت کے روز حضرت محمد ﷺ کے شفاعت کے طالب ہو تو پھر نبی کی توہین کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔ (حیات امیر شریعت ص ۱۱۸)

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ برصغیر کے طول و عرض میں شمع رسالت کے پروانوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر ان کی بیخ کنی شروع کردی۔ برطانوی مدبروں نے تمام تر سختیوں' سزاؤں' مقدموں کے باوجود جو شمع رسالت کے پروانوں کو نبی ﷺ کے فرزانوں کے جذبے ولولے کو ختم نہ کرسکے میں بھی ایسا ہی واقعہ تحریر کررہا ہوں جو یہاں مانسہرہ میں پیش آیا۔

مانسہرہ شہر میں قیام پاکستان سے پہلے ہندو کاروبار پر چھائے ہوئے تھے۔ ایک آدھ دکان مسلمانوں کی تھی اکثریت ہندوؤں کی تھی۔ آئے دن کوئی نہ کوئی واقعہ برصغیر میں ظاہر ہوتا' ہندو رسالت مآب ﷺ کی گستاخی کرتے گڑ بڑ ہوتی۔ یہاں کشمیر روڈ پر بھی ایک سکھ تھا جو انتہائی خود سر تھا۔ ۲۴ سال کا جوان تھا' اکثر مسلمانوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرتا رہتا تھا۔ غازی عبدالرحمان شہید نماز جمعہ پڑھنے کے لئے موضع صابر شاہ سے مانسہرہ آیا کرتا تھا۔ حسب معمول جب اپنے گھر سے چلا تو اس کا بھانجا سنگار خان اپنی زمین میں مال مویشی چرا رہا تھا۔ اس کو اپنے پاس بلایا اور سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا بیٹا میرے لئے دعا کرنا خدا مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے' سنگار خان کہنے لگے کہ میں چونکہ اس وقت چھوٹا سا تھا۔ میں نہ پوچھ سکا کہ آپ کا کیا مقصد ہے' جب غازی صاحب روانہ ہوئے تو میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ لیکن انہوں نے انکار کردیا وجہ یہی تھی کہ غازی کا منصوبہ کچھ اور تھا۔ جب غازی عبدالرحمان سکھ کی دکان پر گئے ہاتھ میں چھوٹی سی کلہاڑی ہوا کرتی تھی خوبصورت تھی اس کو خوب تیز کیا ہوا تھا۔ اس سکھ سے کوئی سودا طلب کیا اور باتوں باتوں میں اس سکھ سے کہا کہ تمہارے بھائی بند آئے دن زبان درازیاں کرتے ہیں۔ غازی نے سنا ہوا تھا کہ یہ بھی کچھ ایسی باتیں کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس سکھ نے کہا ہمارے لوگ جو کچھ کرتے ہیں' میں بھی کروں گا تم کیا کرو گے غازی صاحب نے کہا اگر تم ایسی بات کرو گے تو تمہاری زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ اسی تو تکار میں اس نے نبی کریم ﷺ کے بارے کوئی بات کہدی۔ بس پھر کیا تھا غازی عبدالرحمان صاحب نے کلہاڑی سے اس سکھ پر لگاتار وار کئے۔ آگے آگے وہ سکھ بھاگ رہا تھا۔ پیچھے پیچھے غازی عبدالرحمان دوڑ رہے تھے۔ وہ سکھ اپنی برادری کی دکانوں میں داخل ہوا جو سودا کی دکانیں کرتے تھے۔ جگت سکھ اس کا بھائی تھا وہ مشینوں کے نیچے جاکر کہیں گھس گیا۔ چونکہ وہ شدید زخمی تھا۔ وہاں جاکر گر گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر پورا بازار بند ہوگیا۔ اور "آنا فانا" بھگدڑ مچ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سکھ تو مرگیا۔ غازی عبدالرحمان صاحب نے پورے بازار کا چکر لگایا۔ پولیس اس کے قریب بھی نہیں آئی اور نہ ہی غازی صاحب کو پولیس نے گرفتار کیا۔ اس وقت مانسہرہ کا اسسٹنٹ کمشنر عبدالرحیم خان صاحب تھا۔ جو یہاں ہری پور کا رہنے والا تھا۔ دو مقامی مسلمان بھائیوں نے زید اور احمد علی نے غازی صاحب کو پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا۔ غازی عبدالرحمان نہ ہی قتل کرنے کے بعد بھاگے اور نہ

باقی صفحہ۱۵پر

قسط نمبر۲

محترم حافظ محمد ثانی

گستاخ رسول کی شرعی سزا

ایک تاریخی اور تحقیقی جائزہ

موت کا پروانہ

کعب بن اشرف رسالتمآب ﷺ کی شان میں ہجویہ اشعار کہا کرتا تھا، حتیٰ کہ رسالتمآب ﷺ نے فرمایا: "کعب بن اشرف سے کون نمٹے گا اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔"

"محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میں اس کے لئے تیار ہوں۔ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں۔؟"

نبی اکرم ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کردیا۔ اس واقعہ سے یہودی اور ان کے ہمنوا مشرکین گھبرا اٹھے۔ جب صبح ہوئی تو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا گزشتہ رات ہمارے ساتھی کو قتل کردیا گیا۔ وہ ہمارے سرداروں میں سے ایک سردار تھا اور اسے بلا جرم و گناہ قتل کیا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بھی اسی طرح امن و سکون سے رہتا جس طرح اس کے دوسرے ہم خیال رہتے ہیں تو اسے اچانک قتل نہ کیا جاتا مگر اس نے ہمیں اذیت دی اور ہماری ہجو میں اشعار کہے تو جو بھی اس طرح کرے گا اسے قتل کیا جائے گا۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول / علامہ امام ابن تیمیہ)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں جاؤ، پس اگر تم اس کو پاؤ تو قتل کردو۔ (مصنف عبدالرزاق)

خصائص کبریٰ میں یہ روایت تفصیل سے موجود ہے جس میں یہ صراحت بھی مذکور ہے کہ ان دونوں نے اسے قتل کردیا۔

اس سے قبل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسالتمآب ﷺ نے ان چار افراد کو امان دینے سے مستثنیٰ قرار دے دیا تھا جو اہانت رسول ﷺ کے مرتکب ہوئے تھے۔ چنانچہ عبدالعزیٰ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور سارہ نامی عورت کے قتل کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔

گستاخ رسول کا قتل

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب کسی کے بارے میں سنتے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا اور دکھ پہنچاتا ہے تو وہ اسے قتل کر ڈالتے، اگرچہ وہ ان کا قریبی رشتہ دار ہوتا۔ اس معاملہ میں نبی اکرم ﷺ ان کی تائید فرماتے اور اس سے خوش ہوتے۔ بعض اوقات آپ ﷺ ایسا کرنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کے ناصر (مددگار) کا لقب عطا فرماتے۔

ابو اسحاق فزاری نے سیرت پر اپنی مشہور کتاب میں بطریق سفیان ثوریؒ از اسماعیل بن سمیع مالک بن عمیر سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اقرار کیا کہ میں نے اپنے والد کو مشرکین میں پایا اور آپ ﷺ کے حق میں اس سے ایک قبیح جملہ سنا۔ میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھ سکا جب تک نیزا مار کر اسے موت کی نیند نہ سلا دیا۔

اسی طرح ابو اسحاق فزاری نے حسان بن عطیہ سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مشرکین نے صف آرائی کی تو ان میں سے ایک آدمی سامنے آکر رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے لگا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں اور میری ماں فلاں عورت تھی۔ تم مجھے اور میری ماں کو گالیاں دے لو، مگر رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے سے باز آجاؤ۔

اس سے وہ مزید مشتعل ہو گیا اور پھر گالیوں کا اعادہ کرنے لگا۔ مسلمان نے اسے پھر منع کیا، پھر تیسری مرتبہ کہا اگر تم نے پھر اس کا اعادہ کیا تو میں تلوار لے کر چڑھ جاؤں گا۔ اس نے پھر گالی۔ مسلمان نے اس پر حملہ کردیا اور اسے واصل جہنم کردیا (الصارم المسلول)

صحابی رسول حضرت عتبہ بن حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مقدمہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فریقین کی گفتگو سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے واپسی پر مسلمان جو کہ بظاہر کلمہ گو تھا' اس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو ماننے سے انکار کردیا ور کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ جو فیصلہ کریں گے وہ مجھے منظور ہوگا۔ جب دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام واقعہ سن کر نبی اکرم ﷺ کے حکم اور فیصلہ کو نہ ماننے والے مسلمان کا سر قلم کردیا۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئی:

"قسم ہے آپ کے رب کی وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب تک وہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں جو ان میں آپس میں پیش آئیں' منصف و حکم نہ مانیں اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے سے اپنے دل میں تنگی و ناراضگی محسوس نہ کریں اور خوشی سے اسے قبول کرلیں۔"

رسالتماب ﷺ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا' میں عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتا کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے۔ (حوالہ بالا)

امام ابن تیمیہ نے الصارم المسلول "میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک شاتم رسول کو جہنم واصل کیا۔

قتل کے لئے نذر

عصماء بنت مروان جو بنو امیہ کے خاندان سے تعلق رکھتی تھی' یزید بن زید بن حصین الخطمی کی بیوی تھی۔ وہ رسول اکرم ﷺ کو ایذاء دیا کرتی تھی۔ اسلام میں عیب نکالتی' اور آپ ﷺ کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا کرتی تھی۔ عمیر بن عدی الخطمی کو جب اس کی باتوں اور اشتعال انگیزی کا علم ہوا تو انہوں نے کہا' اے اللہ میں تیرے حضور نذر مانتا ہوں' اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کو بخیر و عافیت مدینہ لوٹا دیا تو میں اس عورت کو قتل کردوں گا۔

رسول اکرم ﷺ اس وقت بدر میں تھے۔ جب آپ ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے تو عمیر بن عدی آدھی رات کے وقت اس عورت کے گھر میں داخل ہوئے اپنی تلوار کو اس کے سینے پر رکھا اور اس کی پشت کے پار کردیا۔ پھر فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو عمیر کی طرف دیکھ کر فرمایا' کیا تو نے بنت مروان کو قتل کردیا۔

عرض کیا جی ہاں میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو۔

عمیر اس بات سے ڈرے کہ انہوں نے یہ کام رسول اکرم ﷺ کی مرضی کے خلاف کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا' یارسول اللہ! کیا اس ضمن میں مجھ پر کوئی چیز واجب ہے؟

فرمایا نہیں! دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہیں ٹکرائیں۔ یہ فقرہ پہلی مرتبہ رسول اکرم ﷺ سے سنا گیا۔ عمیر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارد گرد صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو دیکھا اور فرمایا اگر تم ایسا شخص دیکھنا چاہتے ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غیبی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ)

بنو عمرو بن عوف میں ابو عفک نامی ایک یہودی بوڑھا تھا جس کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔ یہ شخص مدینہ میں آکر نبی اکرم ﷺ کی عدوات پر لوگوں کو بھڑکایا کرتا تھا۔ سالم بن عمیر نے نذر مانی کہ میں ابو عفک کو قتل کروں گا یا اسے قتل کرتے ہوئے مارا جاؤں گا۔ بالآخر انہوں نے اس ملعون کو قتل کردیا۔ یہ واقعہ مشہور مورخ واقدی کے بیان کے مطابق ماہ شوال ہجرت نبوی ﷺ کے ۲۰ ماہ بعد پیش آیا۔ (حوالہ سابقہ ایضا)

ایک صحابی رسول ﷺ نے ابن ابی سرح گستاخ رسول کو قتل کرنے کی نذر مانی تھی۔ نبی اکرم ﷺ اس سے بیعت کے لئے اس لئے رکے رہے کہ وہ شخص اسے قتل کرکے اپنی نذر پوری کرلے (ایضا)

○

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن ۱۰ سٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۵۸۰۳۱

آخری قسط

نفیس سوال اور لطیف جواب

قربِ قیامت میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

خاتمہ کلام پر تین باتیں:

اس ناکارہ نے آنجناب کے اٹھائے ہوئے نکات پر اپنے فہم کے مطابق گفتگو کی ہے۔ اس لئے جناب کا پورا گرامی نامہ بصورت اقتباسات لے لیا ہے۔ اس کم فہم نے کوئی ٹھکانہ کی بات کی ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ آنجناب کا کام ہے' یا دیگر اہل فہم کا۔ اس لئے فہم و قلم کی یہ امانت آپ کے حوالے کرکے آپ سے رخصت چاہوں گا۔ مقطع سخن پر تین باتوں کی اجازت چاہوں گا۔

اول: خلاصہ مباحث: چونکہ گفتگو خاصی طویل ہوگئی ہے اس لئے مناسب ہے کہ مباحث عرض کردوں:

۱۔۔۔۔ اگر گزشتہ صدیوں کی پوری امت کو گمراہ قرار دیا جائے تو ہمارے لئے دین اسلام کی کسی بات پر بھی اعتماد ممکن نہیں۔ اس لئے روایت پرستی کے بارے میں آنجناب کا نظریہ اصلاح طلب ہے۔

۲۔۔۔۔ جن دینی حقائق کو پوری امت مانتی اور "نسلاً بعد نسل طبقہ در طبقہ" نقل کرتی چلی آتی ہے وہ "ضروریات دین" کہلاتے ہیں۔ یہ چیزیں ہمارے حق میں اسی طرح قطعی ہیں جس طرح ہماری چشم دید چیزیں۔ دین اسلام کی ایسی "ضروریات" پر ایمان ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۳۔۔۔۔۔ ہر فن میں اس کے ماہرین پر اعتماد کیا جاتا ہے' لہٰذا جن احادیث شریفہ کو جہابذہ محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ ان کو صحیح تسلیم کرنا چاہئے۔

۴۔۔۔۔ قرآن کریم کی آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ "انی متوفیک" کے معنی اگر یہ کئے جائیں کہ "میں تجھ کو وفات ہی دوں گا" تب بھی اس سے آئندہ کسی وقت میں وفات دینے کا وعدہ ثابت ہوتا ہے۔ نہ یہ کہ ان کی وفات ہوچکی ہے۔

۵ "۔۔۔۔۔ قد خلت من قبلہ الرسول" دو جگہ آیا ہے۔ ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے' اور دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے' قرآن کریم کا طرز استدلال بتاتا ہے کہ یہ دونوں حضرات نزول آیت کے وقت زندہ تھے۔

۶ "۔۔۔۔۔ بل رفعہ اللہ الیہ" میں رفع بمقابلہ قتل کے آیا ہے۔ اور قتل جسم کا ہوتا ہے روح کا نہیں' لہٰذا آیت میں رفع جسمانی مراد ہے۔ اور "رفع الی اللہ" قرآن کے محاورہ میں رفع الی السماء کے لئے استعمال ہوتا ہے' اور چونکہ آیت میں رفع الی اللہ سے رفع جسمانی آسمانی مراد ہونے پر پوری امت متفق ہے' اس لئے قرآن کا یہ مفہوم بھی اسی طرح قطعی ہے جس طرح قرآن کے یہ الفاظ قطعی ہیں۔ اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء میں تعظیم و تشریف اور بلند درجات کے معنی پوری طرح پائے جاتے ہیں۔ رفع جسمانی رفع روحانی اور رفع درجات کی نفی نہیں کرتا' بلکہ اس کو مستلزم ہے۔

۷ "۔۔۔۔۔ وانہ لعلم للساعۃ" اور "وان من اہل الکتاب" دونوں آیات شریفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء کی خبر ہے۔

۸۔۔۔۔۔ اکابر امت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کا منکر ہو۔ حافظ ابن حزمؒ' حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیمؒ جن کو آنجناب نے بھی محققین علماء تسلیم فرمایا ہے۔ ان کی صریح عبارتیں پیش کی جاچکی ہیں۔

دوم: ای الفریقین احق بالامن؟:

آنجناب کا اور اس ناکارہ کا اس عقیدہ میں اختلاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں۔ اور نازل ہوں گے یا نہیں۔ آپ رفع و نزول دونوں کا انکار کرتے ہیں' اور میں دونوں کا قائل ہوں۔ ہم دونوں کو اپنا اپنا عقیدہ لے کر بارگاہ خداوندی میں پیش ہونا ہے' میرے دعویٰ کے دلائل یہ ہیں:

۱ ○۔۔۔۔ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی اللہ (بمقابلہ ما قتلوہ یقیناً) کی خبر دی ہے اور پوری امت متفق ہے کہ اس آیت میں رفع الی اللہ کے معنی رفع جسمانی الی السماء ہیں اور جس طرح پوری امت کے نقل کردہ الفاظ قرآن قطعی ہیں ان میں غلطی کا وسوسہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح پوری امت کا نقل کردہ مفہوم بھی قطعی ہے' اس میں غلطی کا احتمال ممکن نہیں۔

۲ ○۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ جن کی صحت پر تمام محدثین متفق ہیں۔

۳ ○۔۔۔۔ امت اسلامیہ کے تمام اکابر کا متفقہ عقیدہ' جس کے خلاف کسی صحابی' کسی تابعی اور کسی امام مجتہد کا ایک قول پیش نہیں کیا جاسکتا۔

اس کے مقابلہ میں آنجناب کا عقیدہ ہے جس پر قرآن کریم سے ایک آیت بھی قطعی الدلالت پیش نہیں کرسکتے' اور آنحضرت ﷺ کا ایک ارشاد بھی پیش نہیں کرسکتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال کرچکے ہیں وہ دوبارہ نہیں آئیں گے اور امت اسلامیہ کے ایک بھی لائق اعتماد بزرگ کا قول پیش نہیں کرسکتے۔

ہر نماز کی ہر رکعت میں "اہدنا الصراط المستقیم" آپ بھی پڑھتے ہیں اور میں بھی پڑھتا ہوں آپ خود فیصلہ کرلیجئے کہ صراط مستقیم پر کون ہے؟ اور قیامت کے دن دونوں میں سے امن کا مستحق کون ہوگا؟ اور بارگاہ الٰہی پر کس عقیدہ کو قبول کیا جائے گا؟

سوال: ایک اہم قابل غور سوال:

انبیاء کرام علیہم السلام کو حق تعالیٰ شانہ رشد و ہدایت کے ساتھ مبعوث فرماتے ہیں۔ اور وہ حضرات دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ جب دعوت الی اللہ کا کام اپنی آخری حد کو پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ان کی قوم ضد و عناد' توہین و تذلیل اور ایذا رسانی کی آخری حد عبور کرلیتی ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے رفقا سمیت اس بستی کو چھوڑنے اور وہاں سے ہجرت کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

نبی ﷺ اور ان کے رفقاء کی ہجرت کے بعد یا تو اس قوم کو ہلاک کردیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت نوح' حضرت صالح' حضرت ہود' حضرت ابراہیم' حضرت شعیب' حضرت لوط اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کی قوموں کے ساتھ ہوا۔ (البتہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم چونکہ عذاب کے ابتدائی آثار دیکھ کر ایمان لے آئی تھی اس لئے اس کو ہلاکت سے بچالیا گیا ہے۔

یا دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ہجرت کے بعد نبی ﷺ اور ان کے رفقاء کو جہاد کا حکم ہوتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ فاتحانہ حیثیت سے اس بستی میں داخل ہوتے ہیں اور بستی کے کفار مغلوب و مقہور ہوجاتے ہیں بلکہ مطیع و فرمانبردار بن جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہی صورت پیش آئی۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ کوئی اور تیسری صورت نہیں کہ نبی ﷺ کو ہجرت کا حکم ہوجائے پھر نہ تو اس کے مخالفین و معاندین کو ہلاک کیا جائے اور نہ بذریعہ جہاد ان کو نبی ﷺ کے سامنے مغلوب مقہور کیا جائے۔

آپ اور میں دونوں متفق ہیں کہ یہود جب درپے قتل و ایذا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے درمیان سے اٹھالیا گویا یہ ان کی اپنی قوم کے وطن سے ہجرت تھی۔

اس نکتہ اتفاق کے بعد میرا اور آپ کا اختلاف ہے کہ ہجرت کس مقام کی طرف ہوئی؟ میں کہتا ہوں کہ ہجرت الی السماء ہوئی اور آپ فرماتے ہیں کہ ہجرت الی الربوہ ہوئی' اگرچہ آپ تعین نہیں کرتے کہ وہ "ربوۃ ذات قرار و معین" کہاں تھا؟ پھر ہجرت کے بعد کیا ہوا؟ آپ فرماتے ہیں کہ وہ ہجرت کے بارہ سال بعد انتقال فرماگئے' (ایسی کسمپرسی و گمنامی میں ان کا انتقال ہوا کہ نہ کسی کو ان کے انتقال کی کانوں کان خبر ہوئی اور نہ ان کے مدفن کا کسی کو پتہ نشان ملا۔)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کیوں بدل دی؟ یا تو ان کی ہجرت کے بعد ان کے دشمنوں (یہود) کو ہلاک کردیا جاتا۔ جیسا کہ شعیب علیہ السلام اور لوط علیہ السلام وغیرہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی قوموں کو ہلاک کردیا جاتا' مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن آج تک دندناتے پھر رہے ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فاتح کی حیثیت سے واپس لاکر ان کے دشمنوں کو ان کے سامنے زبون و سرنگوں کیا جاتا؟

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی سنت نہیں بدلی۔ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور جہاں وہ رہائش پذیر ہیں وہاں کا ایک دن ہمارے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون

اس لئے وہاں کے پیمانہ وقت کے لحاظ سے ان کی ہجرت کو ابھی دو دن بھی پورے ہوئے ہیں' اور جب ان کی ہجرت کی میعاد جو علم الٰہی میں مقرر ہے پوری ہوجائے گی اس وقت یہود اپنے رئیس دجال اکبر کی ماتحتی میں میدان قتال میں صف آراء ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فاتحانہ حیثیت میں دوبارہ لایا جائے گا' اپنے دشمنوں کے رئیس کو قتل کریں گے' اور ان کے اعداء مغلوب و مقہور ہوجائیں گے۔ "ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا"۔

جیسا کہ اوپر عرض کرچکا ہوں میرا یہ عقیدہ اور یہ موقف قرآن کریم' احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع امت کے مطابق ہے' اگر آنجناب کے نزدیک یہ موقف اور یہ عقیدہ صحیح نہیں تو اس سوال کا جواب آپ کے ذمہ قرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی سنت کو کیوں تبدیل فرمایا' کہ ان کی ہجرت کے بعد نہ تو ان کے معاندین کو ہلاک کیا' اور نہ ان کے سامنے مغلوب و مقہور کیا؟

دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ مجھے' آپ کو اور تمام مسلمانوں کو عقائد حقہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں' اور آخر دم تک صراط مستقیم پر قائم رکھیں۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ○ ربنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامہ ○ انک لا تخلف المیعاد ○

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد ن النبی الامی والہ واصحابہ اجمعین۔

اخبارِ ختم نبوت

اسلام کے بنیادی عقائد سے فروعی مسائل تک قادیانیت کا راستہ جدا ہے‘ قادیانی مذہب کے پیروکار عقل و خرد کے دشمن ہیں۔ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

ختم نبوت آنحضرت ﷺ کے لئے اعلیٰ ترین شرف و منزلت اور عظیم الشان اعزاز و اکرام ہے‘ قادیانی ختم نبوت کے باغی اور ملک و ملت کے غدار ہیں

ہر سطح پر قادیانیت کا بائیکاٹ اسلامی غیرت کا تقاضا ہے۔ (مولانا حمادی) انگریز کے سایہ اقتدار میں قادیانیت نے پرورش پائی (مولانا قاسمی)

پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا۔ (مولانا محمد جمیل) حساس اور کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی موجودگی ملکی خطرے کا باعث بنتی جارہی ہے (مولانا تونسوی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھارو ضلع ٹھٹھہ کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ‘ علامہ احمد میاں حمادی‘ شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی‘ مجاہد اسلام مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ مبلغ اسلام مولانا حفیظ الرحمان رحمانی‘ مبلغ ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی‘ خطیب اسلام مولانا محمد رمضان‘ شیخ الحدیث مولانا خدا بخش‘ مولانا فقیر محمد شاہ‘ مولانا حافظ عبدالستار‘ مولانا سعید احمد جلال پوری‘ مولانا محمد ابراہیم‘ مولانا احمد صاحب‘ مولانا محمد عابد‘ مولانا حافظ عبدالخالق‘ مولانا مفتی محمد اشرف‘ مولانا فضل ربی‘ مولانا محمد قاسم‘ مولانا عبدالروف‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا حافظ محمد سلیم اور دیگر علمائے کرام نے کہا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ کی نبوت قیامت تک آنے والے انسانوں اور سارے جہانوں کے لئے عام ہے‘ آپ ﷺ اپنے عہد مبارک سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے ہر انسان کے لئے نبی و رسول ہیں آپ کے بعد قیامت تک کسی شخص کو عہدہ نبوت سے سرفراز کئے جانے کا تصور بھی گناہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس پر دین اسلام کو مکمل کرکے جہاں تکمیل دین کی بشارت دنیا کو دی وہاں واضح الفاظ میں تکمیل نبوت کا بھی اعلان فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ ابتدائے اسلام سے آج تک اور پھر قیامت تک اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق و اتحاد ہے کہ آنحضرت ﷺ سلسلہ نبوت و رسالت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ ﷺ کی مقدس ذات پر کلی طور پر ہر قسم کی نبوت کا اختتام ہے۔ اور اب ہمیشہ کے لئے نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ یہ ایک ایسا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ عام سے عام مسلمان بھی اس سے اختلاف کرنے کا تصور نہیں کرسکتا۔ اور اس عقیدہ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان بھی نہیں کہلاسکتا۔

انہوں نے کہا کہ یہ عقیدہ دراصل دین اسلام کی حیات اجتماعی اور امت کی شیرازہ بندی کا محافظ ہے۔ اور ہر دور میں عاشقان ناموس مصطفیٰ نے اپنے خون جگر سے اس عقیدہ کا تحفظ کیا ہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیت دراصل انگریزی حکومت کا پیدا کردہ اسلام دشمن فتنہ ہے‘ جب ہندوستان میں جنگ آزادی کا دور شباب تھا اور علمائے امت انگریز سامراج کے ظلم و ستم کے

سامنے سینہ سپر ہو کر انگریزی حکومت کے خلاف جہاد میں مصروف تھے تو مکار انگریز نے ان کا رخ موڑنے کے لئے قادیانی فتنے کو جنم دے کر اپنے سایہ اقتدار میں اس کی پرورش کی اور قادیانی فتنے کی بھرپور آبیاری کی اور نوکری' ملازمت اور دیگر مراعات سے اس فتنہ کو مالا مال کر دیا۔ اور اس کے عوض انگریز کی حمایت میں قصیدے لکھائے اور حرمت جہاد کے فتوے حاصل کر کے مسلمانوں کو آپس میں الجھانے کی کوشش کی۔

انہوں نے کہا کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس فتنہ کا بانی مالیخولیا کا مریض تھا چنانچہ اس کے بیان اور تحریروں میں اس قدر تضاد پایا جاتا ہے کہ کوئی عقل مند انسان اسے صحت مند انسان تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ پھر حیرت ہے ان لوگوں پر جو اسے اپنا نبی تسلیم کر کے فتنہ قادیانیت کو گلے لگائے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب کو قبول کرنے والے افراد عقل و خرد کے دشمن ہیں یا پھر دنیاوی مقاصد کی خاطر اپنے ضمیر اور ایمان کو فروخت کر کے دنیاوی عہدوں کے طالب ہیں۔

انہوں نے کہا کہ گورے انگریز کی کالی ذریت' قوم مرزائیت نے مرزا قادیانی جیسے فاتر العقل' مخبوط الحواس ایک پست و ذلیل اور دائم المریض شخص کو تاج نبوت پہنا کر عقیدہ ختم نبوت کے مفہوم کو بدلنے کے لئے کلام الہیٰ قرآن مجید میں تحریف کرنے میں کوئی شرم و حیاء تک محسوس نہ کی۔ اور اس ضمن میں الحاد اور دہریت کے تمام ریکارڈ توڑ کر رکھ دیئے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیت درحقیقت اسلام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش اور نبوت محمدیہ کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ اور اسلام کے بنیادی عقائد سے لے کر فروعی مسائل تک قادیانیت کا راستہ الگ ہے۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۳۵۵۷۳۰، -

مرزا قادیانی نے بڑی مکاری کے ساتھ امت مسلمہ کی محبت و اطاعت اور وفاداری کا مرکز تبدیل کرنے کی جسارت کر کے سنگین ترین جرم کا ارتکاب کیا'

(مولانا نذیر احمد تونسوی)

(رپورٹ ابو مریم) جامع مسجد اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن' جامع مسجد فلاح نصیر آباد' جامع مسجد باب الرحمت' جامع مسجد سی پی برار سوسائٹی' مدرسہ دارالعلوم صفہ دہلی مرکنٹائل' مدرسہ مدینہ الاطفال کشمیر کالونی' جامع مسجد ہاشمی پیر کالونی' بلدیہ ٹاؤن سعید آباد' جامع مسجد شمیم دہلی کالونی' جامع مسجد رحمانیہ نارتھ کراچی' جامع مسجد عالمگیر' جامع مسجد حمزہ' جامع مسجد بلال ڈرگ روڈ' جامع مسجد توحید گلشن حدید' جامع مسجد ریاض دہلی مرکنٹائل اور دیگر متعدد مقامات پر مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

عہد فرنگی کے بدترین دور غلامی میں برصغیر کی سرزمین اسلام دشمن فتنوں کی روئیدگی کے لئے انتہائی زرخیز اور فتنہ ریز ہو گئی تھی۔ اور مسلمانان ہند نہایت درجہ بے بسی و بے کسی کی زندگی گذارنے پر مجبور اور ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے تھے۔ ان حالات میں انگریز سامراج نے ہندوستان میں اپنے غاصبانہ قبضے کو مضبوط کرنے اور دین اسلام سے اپنی ازلی دشمنی کے اظہار کے لئے جہاں اور بہت سے اقدامات کر کے مسلمانوں کو ستایا' وہاں مرزا قادیانی کے گلے میں انگریزی نبوت کا طوق غلامی ڈال کر اسے طاغوتی قوتوں کے عرش تک معراج کرائی گئی۔ اور مرزا قادیانی گورنمنٹ برطانیہ کی نظر انتخاب کا وہ عیار ترین شخص تھا جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے اور دشمن اسلام انگریز کے اشارہ ابرو پر چلنے کا ماہر تھا۔ چنانچہ قادیان کے بناسپتی نبی نے انگریز سرکار کے اشارہ پر کفر و ارتداد کا زہر آلود خنجر امت محمدیہ کے سینے میں مار کر اسے زخمی کیا اور ملت اسلامیہ کے مذہبی جوش و خروش اور جذبہ جہاد کو ختم کرنے کی غرض سے منسوخی جہاد کا فتویٰ دے کر بھرپور مہم چلائی اور وحدت ملی کی دیوار میں نقب زنی کے لئے اس نے فرنگی کے اجرتی ڈاکو کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ مرزا قادیانی کا دماغ شیطان لعین کا مسکن تھا۔ ابلیس اپنے پورے لشکر سمیت مرزا قادیانی کے دماغ میں براجماں ہو کر حکمرانی کر رہا تھا۔ اور مکار انگریز اپنے خود ساختہ و خود کاشتہ نبی کی مہار اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے سیاسی مقاصد کی دنیا کی طرف رواں دواں تھا۔ اور

اس کی کفریہ زبان و قلم سے حرمت جہاد کے فتویٰ صادر کروا رہا تھا کہ مسلمانان ہند انگریز کی غلامی کو مذہبی بنیادوں پر تسلیم کرلیں چنانچہ اس سلسلہ میں قادیانی نبی نے حرمت جہاد اور مدحت انگریز میں جو قصیدے لکھے ہیں وہ اتنے افسوسناک ہیں کہ انہیں پڑھ کر ایک آزادی پسند انسان کا خون کھولنے لگتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت، ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانی ازم کو انگریز نے اپنے سایہ اقتدار میں پروان چڑھا کر اس خطرناک تحریک کو مذہبی روپ میں پیش کرکے مغربی سامراج کی ایجنسی کے لئے منتخب کیا تھا اور قادیانی تحریک اپنی ابتداء سے آج تک اپنی مغربی آقاؤں کے لئے جاسوسی اور ایجنسی کا کردار بڑی مہارت کے ساتھ ادا کررہی ہے۔

چنانچہ اب یہ بات سینہ راز میں رہنے کی بجائے روز روشن کی طرح واضح اور کھلا اشتہار بن کر پوری دنیا کے سامنے آچکی ہے کہ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا، اور استعمار کا وہ شیطانی منصوبہ ہے جس نے بڑی مکاری اور عیاری کے ساتھ امت مسلمہ کی محبت و اطاعت اور وفاداری کا مرکز تبدیل کرنے کی نفرت انگیز کوشش کرکے اہل اسلام کے نزدیک سنگین ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ہر دور میں جس مسئلہ پر امت محمدیہ کا مطلق اور غیر مشروط اجماع رہا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ناقابل تقسیم محبت ہے۔ چنانچہ اس امت کو اپنے عروج و زوال کے کئی مراحل سے گذرنے کا اتفاق ہوا۔ مصائب و آلام، بلندی و پستی کے اتار چڑھاؤ کے تیز و تند حالات و واقعات نے اس کا تخت و بخت اور تاج تو چھینا ہے۔ لیکن دنیا کا کوئی حادثہ مرکز نگاہ نہ بدل سکا۔ یہ امت مشکل سے مشکل حالات و واقعات کے سیلاب میں ڈوب ڈوب کر ابھری ہے تو اس کی وجہ صرف اور صرف خاتم النبیین محمد عربی ﷺ سے بے پناہ عقیدت اور ناقابل تقسیم محبت ہے۔

چنانچہ جب قادیانی نبوت نے اس امت کی صدیوں پر مشتمل لازوال اور روشن تاریخ کو مسخ کرنے کی ناپاک سازش تیار کی تو مجاہدین ختم نبوت قادیان کی سازشی بستی سے چلنے والے مرزائیت کے کفریہ طوفان کے آگے سینہ سپر ہوگئے اور شمع رسالت ﷺ کے پروانوں نے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیاں لٹادیں۔ اور زندانوں میں عشق رسالت مآب ﷺ کے لازوال باب رقم کرکے اپنے اکابر کی تاریخ دہرائی، اور صدائے حق بلند کرکے جاء الحق و زھق الباطل کی عملی تفسیر دنیا کے سامنے پیش کی۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی نبوت کی حقیقت فقط دکانداری ہے، مال و جاہ کے حصول کے لئے مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور دولت جمع کرنے کے لئے خدمت اسلام، نام نہاد نبوت، اور بہشتی مقبرے کا ڈھونگ رچاکر مریدوں کی جیب تراشی کے منصوبے بنائے تھے اور آج قادیانی نبوت کے چوتھے گرو لندن میں بیٹھ کر ڈش انٹینا کے ذریعے اپنی حواریوں کو کرتب دکھا کر باپ دادا کی یاد تازہ کرتے ہوئے قادیانی امت سے چندہ بٹورنے میں مصروف ہے اور مریدوں کے خون پسینے کی کمائی سے دنیا کے مزے اڑانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ انہوں نے کہا کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قادیان کی معاشی نبوت کے ارکان خمسہ میں ہر طرف چندہ ہی چندہ دکھائی دیتا ہے۔

○

عبدالسمیع نے اسلام قبول کرلیا

کارکنان ختم نبوت نے عبدالسمیع کو

عدالت میں سینے سے لگالیا

(ایبٹ آباد) اکتوبر ۱۹۹۱ء میں ایبٹ آباد تھانہ چھاؤنی میں عبدالسمیع قادیانی کے خلاف وقار گل جدون صدر ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کی درخواست پر ۲۹۸ سی کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ۱۹۹۵ء تک یہ مقدمہ ایبٹ آباد میں حفظ الرحمان خان کی عدالت میں زیر سماعت رہا۔ قادیانیوں نے پشاور ہائی کورٹ میں درخواست دیکر جسٹس ابن علی سے پشاور منتقل کروالئے۔ اپریل ۱۹۹۵ء سے یہ مقدمات پشاور میں میاں نسیم الحق کی عدالت میں زیر سماعت رہے مگر جوڈیشلی کی علیحدگی پر یہ مقدمہ جوڈیشل مجسٹریٹ نصر اللہ خان کی عدالت میں منتقل ہوگیا۔ پانچ سال تک اسلام اور کفر کا یہ مقدمہ مختلف عدالتوں میں زیر سماعت رہنے کے بعد گذشتہ روز عبدالسمیع قادیانی نے اپنے قادیانی وکیل قاضی عبدالباسط کے روبرو نصر اللہ خان مجسٹریٹ کے ایک سوال کے جواب میں مرزا غلام احمد قادیانی (مدعی نبوت) اور اس کے پیروکاروں کو غیر مسلم کہہ کر اسلام اور مرزائیت کے اس مقدمہ کو ختم کردیا۔

یوں ایک اور قادیانی نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر کہہ کر سچے اسلام کو قبول کرلیا، عبدالسمیع نے مزید یہ بھی کہا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار نہیں ہے اور نہ ہی خود کو قادیانی کہتا ہے بلکہ میں مسلمان ہوں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کا پیروکار ہوں۔

عبدالسمیع کے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے کفر کے اعلان پر عدالت میں موجود کارکنان ختم نبوت نے عبدالسمیع کو سینے سے لگالیا اور اسے صحیح معنوں میں اسلام قبول کرنے پر

مبارک باد دی۔ اس موقع پر ساجد اعوان جنرل سیکریٹری ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد نے کہا کہ ہمیں مرض سے دشمنی ہے مریض سے خیر خواہی ہے' ہمارا اور عبدالسمیع کا جھگڑا اسلام اور قادیانیت کا جھگڑا تھا اب جب کہ انہوں نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر اور غیر مسلم کہہ دیا ہے تو یہ آج کے بعد ہمارے بھائی ہیں دوسرے قادیانیوں کو بھی عبدالسمیع کی تقلید کرنی چاہئے اور سچے اور زندہ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

ایبٹ آباد میں اس مقدمہ کی پیروی سلطان احمد جمشید ایڈووکیٹ' سید فرزند حسین شاہ ایڈووکیٹ نے کی جبکہ پشاور میں امداد حسین عادل ایڈووکیٹ' منصف خان ایڈووکیٹ اور سرکاری وکیل عتیق الرحمان کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

شادی لارج کے قریب قانون کی خلاف ورزی کر کے قادیانیت کی کفریہ تبلیغ کے لئے جلسہ منعقد کرنے والے قادیانی افراد کو گرفتار نہ کیا گیا' تو حالات کی ذمہ داری متعلقہ قادیانیوں اور بدین انتظامیہ پر ہوگی' ڈپٹی کمشنر بدین کے آفس کے سامنے احتجاجی جلوس سے عالمی مجلس کے رہنماؤں اور علمائے کرام کا خطاب

بدین (رپورٹ مولانا محمد اسحاق) مورخہ ۲۸ راگست ۱۹۹۶ء کو شادی لارج کے ایک بااثر اعجاز احمد نامی قادیانی نے اپنے آپ کو تمام قوانین سے بالاتر خیال کرتے ہوئے اپنے گوٹھ میں قادیانیت کی کفریہ تبلیغ و ترویج کے لئے سرعام ایک جلسہ منعقد کیا۔ اس میں قادیانیوں کی شرکت کے علاوہ وہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی مدعو کر کے انہیں قادیانیت کی تبلیغ کی گئی۔ جلسے میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہوا۔ اور جلسے سے ڈاکٹر ظفر احمد اعوان' منیر احمد' سلیم احمد اور (ریٹائرڈ) بریگیڈیئر عبدالوہاب ملیر کراچی کے علاوہ دیگر قادیانی مقررین نے کفریہ عقائد پر مبنی تقریریں کر کے مسلمانوں کو مشتعل کیا۔ جس سے پورے علاقے میں شدید اشتعال پیدا ہوگیا۔ اور مسلمانوں نے انتظامیہ سے مذکورہ بالا جلسے کے منتظم (ریٹائرڈ) بریگیڈیئر اعجاز احمد قادیانی اور جلسے کے مقررین کے خلاف پرچہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو پولیس نے قادیانی افراد کے خلاف پرچہ درج کر کے حالات کو درست کرنے کے بجائے اپنا روایتی حربہ استعمال کرتے ہوئے اس کفریہ پروگرام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے والوں میں سے ایک مسلمان کو حراست میں لے کر اس پر دباؤ ڈالنا شروع کردیا کہ وہ قادیانیوں کے جلسے کے بارے میں کوئی آواز وغیرہ بلند نہ کرے۔ پولیس کے اس رویہ سے حالات مزید خراب ہوئے اور مقامی علمائے کرام نے انتظامیہ کے افسران سے ملاقات کر کے قادیانی مجرموں کے خلاف پرچہ درج کرنے کا مطالبہ کیا اور انتظامیہ نے یقین دہانی کے باوجود پرچہ درج نہ کیا مجبوراً علمائے کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ ر ستمبر ۱۹۹۶ء کو انتظامیہ کی اس قادیانیت نوازی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کا اعلان کردیا۔ چنانچہ ۲۳ ر ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما علامہ احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم سے مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی سے مولانا محمد اسحاق مبلغ بدین' مولانا محمد زاہد تجازی اور دیگر مقامی علمائے کرام بدین پہنچ گئے۔ ہڑتال کے باوجود کثیر تعداد میں ختم نبوت کے پروانے مدرسہ بدرالعلوم میں جمع ہونا شروع ہوگئے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کا مذہبی جذبہ قابل دید تھا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق' عالمی مجلس کے مذکورہ رہنماؤں اور مقامی علمائے کرام مولانا عبدالستار چاوڑا' استاذ العلماء مولانا محمد اسماعیل بھمبور' مولانا محمد عیسیٰ' مولانا قاسم جمالی' مولانا عبدالرزاق بابو' مولانا خان محمد جمالی' مولانا غلام قادر ڈیو' مولانا خان محمد نوحانی' مولانا عبدالرزاق' مولانا محمد زاہد تجازی' مولانا نذر محمد اور مولانا محمد اسماعیل بروہی کی قیادت میں ختم نبوت کے پروانوں کا احتجاجی جلوس مدرسہ بدرالعلوم سے روانہ ہوا بدین شہر میں جب یہ جلوس داخل ہوا تو ہزاروں مسلمان ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے جلوس میں شریک ہوتے گئے۔

علمائے کرام اور ختم نبوت کے قائدین کی حکمت عملی سے جلوس پر امن اور منظم طریقہ سے مرزائیت کے خلاف قانونی کارروائی کے مطالبے کو دہراتا ہوا بدین بازار میں پریس کلب کے سامنے ایک بہت بڑے احتجاجی جلسے کی شکل اختیار کرگیا۔ جہاں مولانا عبدالستار چاوڑا' مولانا قاسم جمالی' مولانا محمد عیسیٰ اور مولانا محمد اسحاق نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کے جذبے کو خراج عقیدہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس قدر گرمی میں ختم نبوت کے پروانوں کا یہ بھرپور احتجاجی اجتماع انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کے خلاف ایک ریفرنڈم ہے۔ جس سے انتظامیہ کی آنکھیں اگر نہ کھلیں تو پھر حالات کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ علمائے کرام نے مظاہرین کو پر امن

رہنے کی تلقین کی۔ یہاں سے جلوس روانہ ہوا اور ڈپٹی کمشنر بدین کے آفس کے سامنے آکر پھر ایک جلسے کی شکل اختیار کر گیا۔ ڈی سی آفس کے سامنے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء مولانا احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' استاذ العلماء مولانا محمد اسماعیل بسھور' مولانا عبدالستار چاوڑا' عالمی مجلس بدین کے مبلغ مولانا محمد اسحاق اور دیگر علمائے کرام نے مشتعل مظاہرین کو پرامن رکھنے کے لئے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ کے افراد اگر مسلمان ہیں تو انہیں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی قدر کرتے ہوئے فوراً جلسہ کرنے والے قادیانی افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے حالات کو کنٹرول کرنا چاہئے بصورت دیگر ہم حالات کے پرامن رہنے کی ذمہ داری دینے کو تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ مسلمان ناموس رسالت ﷺ کے مسئلہ میں بڑے حساس ہیں وہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی نرمی اختیار کرنے کو تیار نہیں۔ اس موقع پر ایک یادداشت ڈپٹی کمشنر کو پیش کی گئی۔ جو قادیانیت کے خلاف مطالبات پر مشتمل تھی۔ ان انتظامیہ کی طرف سے قادیانی مجرموں کے خلاف پرچہ کاٹنے کی یقین دہانی کرانے پر جلوس کے شرکاء ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے پرامن طریقہ سے منتشر ہوئے۔

سانگلہ ہل میں خطبہ جمعہ کو روکنے اور قادیانیوں کی فائرنگ کے واقعہ کی مذمت

(رپورٹ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

لاہور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا' حاجی عبدالحمید رحمانی' پیر شوکت علی شاہد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور علامہ ابو ثمیو خان الازہری نے اپنے مشترکہ بیان میں سانگلہ ہل میں مسلح قادیانیوں کی طرف سے جامع صدیقیہ فاروقیہ مسجد میں جمعۃ المبارک کے خطبہ کو روکنے اور ہوائی فائرنگ کرنے کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے توہین اسلام اور غنڈہ گردی قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ربوہ سے آئے ہوئے تربیت یافتہ مسلح قادیانی نوجوان دن رات گشت کرتے ہیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں جو کہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔ منع کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے ہیں جس پر کسی بھی وقت مذہبی فسادات کی آگ بھڑک سکتی ہے۔ جبکہ مقامی پولیس نے اطلاع ملنے کے باوجود ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے ہوم سیکرٹری پنجاب اور متعلقہ انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ملزمان کے خلاف توہین اسلام ناجائز اسلحہ اور غنڈہ گردی کا مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوسکے۔

○

بلوچستان میں یوم ختم نبوت جوش و خروش سے منایا گیا

(کوئٹہ پ ر) ملک بھر کی طرح ۶ ستمبر کو پورے بلوچستان میں بھی یوم ختم نبوت جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا بلوچستان کے علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد میں جمعہ کے اجتماع میں مسئلہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر شروع سے لے کر آج تک اور قیامت تک امت مسلمہ متفق تھی ہے اور رہے گی نبی کریم ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور جو نبوت کا دعوی کرے گا وہ کاذب ہوگا۔ اس کی سرکوبی کے لئے امت مسلمہ بھرپور انداز میں کوشش کرے گی علماء کرام نے اپنے خطاب میں بتایا کہ آج سے تقریباً سو سال قبل مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت کاذبہ کا اعلان کیا تھا اس وقت انگریز کا دور اقتدار برصغیر میں تھا مسلمانوں نے بہت کوشش اور محنت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور ملک پاکستان بن گیا بدقسمتی جس ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس ملک کا پہلا وزیر خارجہ ایک قادیانی ظفر اللہ خان کو بنایا گیا اور اس نے اپنے وزیر ہونے کے ناطے میں قادیانیت کو ملک میں مسلط کرنے کی کوشش کی اللہ تعالی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر علماء کرام کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقرر فرمایا ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی اور اس تحریک میں ۲۵ ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوئے ایک لاکھ کے قریب علماء کرام گرفتار ہوئے ۲ لاکھ سے زائد گھر متاثر ہوئے اور یوں اس کے بعد مئی ۷۴ء میں قادیانیوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلباء پر تشدد کیا اس کے نتیجہ میں تحریک چلی اس وقت تحریک کی قیادت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کر رہے تھے۔ اللہ تعالی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحکیم' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر عبدالغفور اور دیگر مسلمان ممبران کی کاوشوں سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے گئے یوں مسلمانوں کا نوے سالہ مطالبہ پورا ہوا علماء کرام نے اپنے اپنے جمعہ کے اجتماعات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی سرپرستی نہ کرے قادیانیت کو دوہرے ووٹ کا حق نہ دے اور علماء کرام نے شہداء ختم نبوت کی بلندی درجات کی دعا کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے سریاب ملز کی جامع مسجد میں خطاب کیا اور مولانا محمد منیر الدین جامع مسجد منصوری' مولانا انوار الحق مرکزی جامع مسجد' مولانا عبدالواحد قندھاری جامع مسجد اور مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی جامع مسجد گول ختم نبوت میں جمعہ سے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ⑥ نئی مطبوعات

مکمل سیٹ منگوانے پر
خصوصی رعایت

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

۶۰۰ صفحات

تالیف : مولانا اللہ وسایا صاحب

○ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء آغازِ تحریک سے ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء اختتام تحریک تک صمدانی کمیشن کی مکمل تحقیقی رپورٹ ○ سانحہ ربوہ کی وجہ سے ملک گیر تحریک کی ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں ○ اہم شخصیات کے انٹرویوز ○ اخبارات و جرائد کی تمام خبریں، اداریے، رپورٹیں ○ تاریخی اشتہارات، نظمیں ○ کتاب کا مکمل اشاریہ

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ
چار رنگا سرورق مجلد قیمت ۲۰۰/-

قومی تاریخی دستاویز (اردو)

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

مرزا ناصر و صدر الدین۔ قادیانی و لاہوری دونوں گروہوں کے مرزائی سربراہوں پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ۱۳ دن جرح ہوئی جس کی مکمل تفصیل (سوالاً جواباً) اس میں شامل ہیں اس تحریر کو پڑھنے سے آپ کو محسوس ہوگا کہ براہِ راست قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، سفید کاغذ مجلد
چار رنگا ٹائیٹل لیمینیشن، صفحات ۳۰۰ سے زائد
قیمت ۱۵۰/- روپے

قادیانی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

جدید ایڈیشن

از پروفیسر محمد الیاس برنی۔ ایم اے، ایل ایل بی

کمپیوٹر کتابت پہلی بار، نئے حوالہ جات۔ اغلاط سے مبرا، سفید کاغذ بہترین طباعت۔ مضبوط و مجلد جلد، چار رنگا ٹائیٹل۔ ایک تاریخی علمی دستاویز جس میں قادیانی تحریک کے عقائد و عزائم، مکمل تاریخ، قادیانیوں مذہبی سیاسی تلابازیوں کی مکمل تفصیلات جس نے قادیانی تحریک کے چہرے سے پردہ چاک کر دیا۔ صفحات ۱۱۹۲

قیمت ۳۰۰/- روپے

رئیسِ قادیان

مرزا قادیانی کی مستند سوانح حیات

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کے قلم سے

پہلی بار کمپیوٹر کتابت سے آراستہ و پیراستہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور مرزا جی کی پیدائش سے وفات تک اچھوتی و عمدہ تاریخی حقائق پر مشتمل مکمل سوانح۔ مرزا جی کے قول و عمل سے مزین علمی و تاریخی دستاویز۔ عمدہ کاغذ بہترین طباعت، مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۶۷۶

قیمت ۱۵۰/- روپے

احتسابِ قادیانیت

از قلم : مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر

حضرت مناظرِ اسلام کے ردِ قادیانیت پر تمام رسائل کا مجموعہ

جدید حوالہ جات کا اضافہ۔ نئی کمپیوٹر کتابت

بہترین کاغذ۔ عمدہ طباعت۔ مضبوط جلد۔ رنگین ٹائیٹل۔

صفحات ۳۰۰ قیمت ۱۰۰/- روپے

تحفۂ قادیانیت (جلد دوم)

کاغذ و طباعت مثالی۔ بہترین کمپیوٹر کتابت

تالیف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ جلد حضرت مصنف مدظلہ کے ۹ مقالات کا مجموعہ ہے۔ تاریخی، مذہبی، سیاسی مباحث پر مشتمل عمدہ علمی دستاویز ہے۔ درج ذیل عنوانات پر مقالات ہیں:

○ دارالعلوم دیوبند اور مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتوی ○ مسئلہ ختم نبوت ○ معرکۂ قادیان و لاہور ○ ظلی نبوت کا تارِ عنکبوت ○ پیام اقبال اور فتنۂ قادیانیت ○ مرزا طاہر کے جرمنی کے چیلنج کا جواب ○ ربوہ سے تل ابیب تک ○ ربوہ سے تل ابیب تک کے جواب کا جواب الجواب ○ مرزا قادیانی کے [illegible] ارتداد اور سپریم کورٹ جنوبی افریقہ میں تحریری بیان ــــ فتنۂ قادیانیت کو سمجھنے کے لئے بہترین کتاب۔

مضبوط جلد۔ چار رنگا ٹائیٹل، صفحات ۴۰۰ سے زائد قیمت ۱۵۰/-

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

• مکمل سیٹ پر چالیس فیصد رعایت
• وی پی نہ ہوگی • پوری رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے

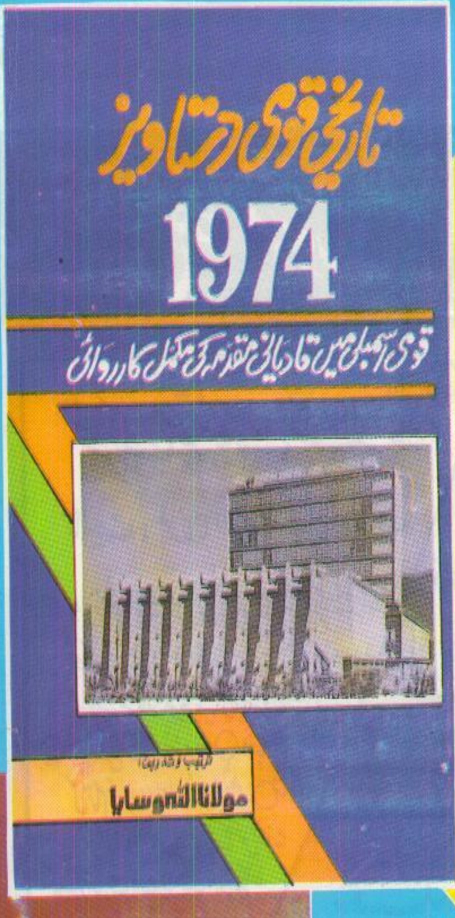

ترتیب و تدوین:

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا

قومی تاریخی دستاویز ۱۹۷۴

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

- قومی اسمبلی کے تاریخی سیشن میں مرزا ناصر قادیانی اور صدرالدین لاہوری کے بیانات
- مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل آف پاکستان کی وساطت سے تاریخی جرح
- مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، شیخ الحدیث مولانا عبد الحق، مولانا عبدالحکیم پروفیسر غفور احمد، مولانا عبد المصطفیٰ الازہری، مولانا ظفر احمد انصاری، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی کے مدلل سوالات
- قائد ایوان ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبد الحفیظ پیرزادہ اور دیگر اراکین اسمبلی کے بیانات

کتاب کا مطالعہ آپ کو اسمبلی کے خصوصی سیشن میں پہنچا دے گا

رعایتی قیمت مجلد	صفحات	عمدہ
۱۰۰ روپے	۳۸۴	کاغذ و طباعت

ناشر: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷